



۱۹ دسمبر ۱۹۶۳ عیسوی

۲۷ شعبان ۱۳۸۳ ہجری

۱۹ رجب ۱۳۲۲ ہجری

حال کے علوم جدید و اسلام

از سید شاہ خضر مسیحیہ موعودتیکہ الاسلامیہ فی سلسلۃ الیومین

فہرہ ایام:-

اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور مسلم کہ مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیے کہ اب کیا کریں!! یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز و شہسخت کی طرح صلح جوئی کا حق نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کا روحانی توار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی ذلت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ سب گویا یاد رکھو کہ عشق ربیب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ نہیں پاہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے بے بوجھ اور حملہ کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کے آویں مگر انجام کار ان کے لئے نہ ہو سکتا۔ جیسے اگر فائدہ ہوگا جس شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اسلئے طاقتوں کا مجھ کو مسلم دنیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملے سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔

یہ کی طرف نہیں
بے بوجھ اور حملہ کریں
بے بوجھ اور حملہ کریں

اسلام کی سلطنت کو ان چٹھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور شعری کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فستق کے نشان نمودار ہیں۔ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالف طاقتوں کو اس کی اعلیٰ طاقت ابو ظریف کرے کہ کالعدم کر دے۔

راخیہ کالات اسلام صفحہ ۲۵۵، ۲۵۶ (ماہنامہ)

سبقت روزہ بدلتا دہلی ۱۹ دسمبر ۱۹۳۷ء

قادیان میں ہمارا سالانہ اجتماع

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۵ دسمبر ۱۹۳۷ء تا حضرت طفیلؒ کی شہادت تک اس کا اہم ترین واقعہ اور اس کی عظمت کی نشانی ہے۔ اخبار الفضل میں مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۱۲ پر اس کی مختصر تاریخ لکھی گئی ہے۔

اس سال جمعیت کا دورہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس کے مقاصد اور اس کے نتائج کے بارے میں ہم نے اخبار الفضل میں متعدد کالم لکھے ہیں۔

قادیان کی طرف زیادہ رجوع کے مقاصد ان کے دونوں بھائیوں نے ہی جو اس سے قبل کچھ وہاں سے گئے تھے۔ برادری کی تشریح اور اس کے بعد عمل کے میدان میں ہونا اور اس کی کیفیت اس بات کی تالیف و تالیف کے لیے کہ مرکز سلسلہ کی زیارت کے نتیجے میں ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ اور اس قسم کی حدود و حدود کے لیے ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے۔

اس قسم کی تالیف و تالیف کے نتیجے میں ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے۔

قادیان کی طرف زیادہ رجوع کے مقاصد ان کے دونوں بھائیوں نے ہی جو اس سے قبل کچھ وہاں سے گئے تھے۔ برادری کی تشریح اور اس کے بعد عمل کے میدان میں ہونا اور اس کی کیفیت اس بات کی تالیف و تالیف کے لیے کہ مرکز سلسلہ کی زیارت کے نتیجے میں ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ اور اس قسم کی حدود و حدود کے لیے ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے۔

اس سال جمعیت کا دورہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس کے مقاصد اور اس کے نتائج کے بارے میں ہم نے اخبار الفضل میں متعدد کالم لکھے ہیں۔

اس سال جمعیت کا دورہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس کے مقاصد اور اس کے نتائج کے بارے میں ہم نے اخبار الفضل میں متعدد کالم لکھے ہیں۔

اس سال جمعیت کا دورہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس کے مقاصد اور اس کے نتائج کے بارے میں ہم نے اخبار الفضل میں متعدد کالم لکھے ہیں۔

اس سال جمعیت کا دورہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس کے مقاصد اور اس کے نتائج کے بارے میں ہم نے اخبار الفضل میں متعدد کالم لکھے ہیں۔

اس سال جمعیت کا دورہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس کے مقاصد اور اس کے نتائج کے بارے میں ہم نے اخبار الفضل میں متعدد کالم لکھے ہیں۔

اس سال جمعیت کا دورہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس کے مقاصد اور اس کے نتائج کے بارے میں ہم نے اخبار الفضل میں متعدد کالم لکھے ہیں۔

اس سال جمعیت کا دورہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس کے مقاصد اور اس کے نتائج کے بارے میں ہم نے اخبار الفضل میں متعدد کالم لکھے ہیں۔

اس سال جمعیت کا دورہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس کے مقاصد اور اس کے نتائج کے بارے میں ہم نے اخبار الفضل میں متعدد کالم لکھے ہیں۔

اس سال جمعیت کا دورہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس کے مقاصد اور اس کے نتائج کے بارے میں ہم نے اخبار الفضل میں متعدد کالم لکھے ہیں۔

ایمان اور عمل

جسم ایمان سعی و کوشش سے پاتا نمود

اگر دوستے بنے عمل کچھ بھی نہیں ایک خواب سے

از حکیم مولانا شریف احمد صاحبی ایمان اور عمل کے مباحث

مبارک ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔

تو ہر چیز سے زیادہ پیار ہے اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔ اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔

اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔ اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔

اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔ اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔

اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔ اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔

اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔ اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔

بہترین شہید بن کر اللہ کی رضا پائی۔ انسان کو اللہ کی رضا پانچ چیزوں میں حاصل کرنی چاہی۔

اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔ اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔

اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔ اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔

اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔ اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔

اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔ اللہ علیہ السلام نے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے۔

کہ جانتے ہیں؟
والتقرب السعۃ مسلم
دوب سولانا اللطاف میں صاحب عالی
اپنی سزایں عالی ہیں اسلام کی اس
خطیہ ناک حالت کا نقشہ کھینچتے ہیں
زبان سے یہ ہے
مداہن باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی
رحم مولانا شہزادہ صاحب امرتسری رحمتی
ہیں:-

”منکفر فی حقہ بہ حضرت علیؓ ہے“

ایک حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-
”کہ لوگوں پر مشرق میں ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا نام رہ جائے گا اور ان کے دل اسلام کا رسم خطہ اس وقت تک مولوی کا سماں کے تھے کہ بڑی بیوقوف ہوں گے۔ سارا نشت و دنیا دہلی کی طرح ہے جو ہم بچھو رہے ہیں کہ آج کل وہی زمانہ آ گیا ہے“

راوی حدیث: ہریر بن ابی اسحاق

(۱۳۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت
اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے منکرانہ طور
کے آئے وہ جہنم میں ہے۔ اس کا منکرانہ طور
میں ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے منکرانہ طور
کے آئے وہ جہنم میں ہے۔ اس کا منکرانہ طور
میں ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے منکرانہ طور
کے آئے وہ جہنم میں ہے۔ اس کا منکرانہ طور
میں ہے۔

لو کان الايمان معلقا بالذهب
یا بالفضة ما رجحان اور جیال میں
ہو لانا نہ دیکھا رہی
کہ اگر ایمان اور شکر کا ہر ایک بھی پہنچ
گیا ہوگا۔ تو اہل ایمان کی نئی سے
ایک یا ایک سے زیادہ لوگ آئے
پیدا ہوں گے۔

جہاں جہاں ایمان لڑائیوں کے میں مطابقت اس
جو دعویٰ صدی جبری کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے
نے ایک نازی الاصل انسان حضرت باقی
سیدنا محمد علیہ السلام کو کھڑا کر دیا
اور انہیں اسلام کے لئے نبوت عطا کیا اور
فرمایا:-

”اللہ کے لئے ہے جسے اس زمانہ میں
اسلام کی جیت پوری کرنے کے
اور اسلامی پیمانوں کو دنیا میں
پھیلانے کے لئے اور ایمان کو
زندہ اور توکا کرنے کے لئے
جنا۔ (تذیب القلوب)
اپنی جہت کے بعد حضرت باقی صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس پر مشورہ زمانہ میں نبوت کو
پیدا کیا۔

ایمید افزا بینام دیا کہ
اللہ تعالیٰ کے لئے ہر اس نازک
اور دشمنی کا دن آجیگا۔ جب پہلے
دشمنوں میں آچکا ہے۔ اور
وہ آنتساب اپنے پورے
کمان کے ساتھ چڑھنے کا۔
جبکہ پہلے چڑھ چکے ہیں
..... اسلام کا زندہ ہونا ہم
سے ایک نذیر امتحان ہے وہ
کیا ہے؟ ہمارا اس راہ میں
مرفا۔ یہی صورت ہے جس پر
اسلام کی زندگی سٹانوں کی
زندگی اور زندہ خدائی منتقلی
موقوف ہے؟

دشمن اسلام (۱۷)

(۱۴)

ایمان اور عمل
جہاں جہاں ایمان لڑائیوں کے میں مطابقت اس
جو دعویٰ صدی جبری کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے
نے ایک نازی الاصل انسان حضرت باقی
سیدنا محمد علیہ السلام کو کھڑا کر دیا
اور انہیں اسلام کے لئے نبوت عطا کیا اور
فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے منکرانہ طور
کے آئے وہ جہنم میں ہے۔ اس کا منکرانہ طور
میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے منکرانہ طور
کے آئے وہ جہنم میں ہے۔ اس کا منکرانہ طور
میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے منکرانہ طور
کے آئے وہ جہنم میں ہے۔ اس کا منکرانہ طور
میں ہے۔

ایمان اور عمل
جہاں جہاں ایمان لڑائیوں کے میں مطابقت اس
جو دعویٰ صدی جبری کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے
نے ایک نازی الاصل انسان حضرت باقی
سیدنا محمد علیہ السلام کو کھڑا کر دیا
اور انہیں اسلام کے لئے نبوت عطا کیا اور
فرمایا:-

حضرت سیفہ اولہ حضرت سیح موعود کی نظر میں

انجمن ملک صلاح اللہ صائمہ اسے مولانا صاحب اعجاز قادیان

حضرت موعود کی ذرا دل میں صاحب سیفہ اولہ
سیح اولہ کی نظر میں اللہ تعالیٰ نے موعود کا مصلحت سے
سیح موعود علیہ السلام کی نظر میں نہایت ہی
تھا۔ چنانچہ حضور رسالہ فتح آسمان میں
نہایت دردناک الفاظ میں اصحاب کو مال
خدمت کی تلقین کرتے ہوئے رقم فرماتے
ہیں:-

اے مومنین! اس کے اظہار راہ
اسی لئے کہ اس کے ادا کرنے سے سیفہ
میں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے
فضل و کرم سے مجھے آگیا نہیں
چھوڑا میرے ساتھ خلق اللہ
پڑھنے والے اور اس سلسلہ میں
داخل ہونے والے جس کو خدا
تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے
لا رکھا ہے مجھ اور افواج
کے ہاتھ سے ایک پیچہ
طرز پر رکھیں ہیں۔ میں نے اپنی
محنت سے کچھ فائدہ اٹھا لیا ہے
اپنے خاص احسان سے یہ خدمت
سے ہماری ہوئی اور میں مجھے
ظاہر کی ہے۔ میرے پیچہ میں اپنے
ایک روہ عالی تھا ان کے ذکر
کرنے کے لئے دل میں ہوش
پاتا ہوں۔ میں کا نام ان کے زور
اٹھانے کی طرح تو روہ میں سے
میں ان کی بعض دین خدمتوں کو
جو اپنے مالِ حلال کی طرح سے
اٹھانے کو کہہ اسلام کے لئے
وہ کر رہے ہیں جیسا کہ حضرت
کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش
وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو
سکتیں۔ ان کے دل میں جتنا میر
دین کے لئے ہوش ہے اس
کے تصور سے قدرت الہی کا نقشہ
بہتر آئینہ کے سائے سے
باتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں
کو اپنی قربت لکھنے لکھتے ہیں۔ وہ اپنے
تمام مال اور تمام زور و اثر
اسباب بقدرت کے ساتھ
جو ان کو میری خدمت اللہ
رسول کی اطاعت کے لئے
مستعد کر رہے ہیں۔ اے میں
تجربہ سے نہ صرف میں جن
سے یہ علم و دانش رکھتا ہوں
مگر انہیں میری راہ میں مال کیا
مجھے جان اور عزت تک دریغ
نہیں۔ اے اگر میں ابا زرت دینا

وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے
اپنا مذہبی اور فاضلہ کی طرح
جس کی وفات اور عدم صحبت
جس سے اس حق ادا کرنے والے
کے عین غلطی کی چند مثالیں بطور
نمونہ ناظرین کو دکھانا سبب بنا
اپنی اسلام جو کہ میرے ہاتھ سے
بھیجی موعود کی ہم ذرا دل میں
..... اے حضرت اور افواج
کے مراتب میں کیا ایک ترقی
کی ہے.....
"موعود صاحب مخرج کا
صدق اور صحت اور ان کی بخاری
ادبہاں بخاری جیسے ان کے
غالب سے لایا ہے اس سے
بڑھ کر ان کے حال سے۔
ان کے مخلصانہ خدمتوں سے
ظاہر ہوا ہے۔ اور وہ صحت
اور اخلاص کے جواہر کاملہ سے
چاہتے ہیں کہ سب کچھ میرا مال
تھک کہ اپنے خیال کی زندگی
بسر کرنے کی فریادیں پڑیں گی
اس ماہ میں فدا کر دیں ان کی
روح صحت کے پیش اور
سنی۔ سے ان کی فاضلہ سے
زیادہ ندم ہر ماہانے کی تعلیم
ر سے رکھتے ہیں۔ اور وہ تمام
سزاؤں سے مست ہیں۔ گھر میں
ہیں۔ لیکن یہ نہایت اہم کا ہے
رحمی ہے۔ کہ ایسے لوگ نہ
یہ وہ صاحبے نوری الطاف
پر جو ذوال سببہ ہیں جن کو کاشانا
ایک گروہ کا کام ہے بیسیک
موعود صاحب اس خدمت
کو بہر ہوشی کے لئے تمام
جاگیر اور سببہ اور جو چاہا اور
اور وہ جب تک کہ کی طرح یہ کہیں
کہ میں کھینچا آیا احمد اکمل
جائی گا۔ تیری کہہ رہے۔
لیکن یہ نہایت تمام کرم میں
مشرف ہے۔"

موجودہ روزانہ اہام حصہ دوم میں تحریر
نمائے ہیں:-
"میں نے اللہ موعود کی حکیم اور دین
صاحب بھیروی موعود صاحب
موجودہ کما حال کسی قدر رسالہ
نسخ اسلام میں لکھا تھا ہیں۔
تیس دن کی تازہ صدور میں

نے پھر مجھے اس وقت کو لگنے
کو فرمادیا۔ ان کے مال سے
جس قدر مجھے دزدہ کچھ ہے
کوئی ایسی نذر نہیں دیکھتا جو
اس کے مقابل میں یہ سب مال کو
میں نے ان کو نہیں مقرر فرما رہا
بہتیت انشراح صدر سے اپنی
مذمتوں میں ہاں نشانہ پایا۔
ان کے مال کی روزانہ زندگی اس
ماہ میں وقف ہے کہ وہ بہر
ایک پہلو سے اسلام اور
مسلمانوں کے بچے فادہ میں
تھک اس سلسلہ کے فاعل میں
سے وہ اول درجہ کے تھے۔
موعود صاحب موعود اگرچہ
اپنی فیاضی کی وجہ سے اس پہلو
کے مصداق ہیں کہ
فرار و تکلیف اور ان کا بیکر مال
تو بہر کچھ انہوں نے ہاں
رد یہ قدر متفق حاضری کے
وقت اس وقت سلسلہ کا نایب
ہوا۔ اور اب میں روپے
بجاری دینا اپنے نفس پر
واجب کر دیا۔ اور ان کے سوا اور
بھی ان کی مالی فادات میں جو
طرح طرح دیکھوں میں ان کا سلسلہ
جاری ہے۔ میں یقیناً دیکھتا
ہوں کہ جس کے خدمت میں یہاں
نہ ہر خدمت کو اپنے محبوب
سے ہر حق سے نسبت تمکین
انشراح صدر میں یہ ہیں
ہر سکتا۔ ان کو فدا کرنے سے
اپنے نوری ہاتھ سے اپنی طرف
کھینچ لیا ہے اور طاقت ہائے
خارجی فادات اقران پر کیا ہے
انہوں نے اسے وقت میں ہاں
تذکرہ دیکھتے تو کہیں کہ کرب سرواٹ
سے کھینچ کر ہد اچھی ملدہ رہنے
کہ تکیں۔ جب تک پہلے موعود
صاحب موعود کا بی بی بی بی بی
کے اس دعوے کے لئے فدا ہیں کہ
میں ہی سے موعود ہوں قادیان
میں میرے پاس بیٹیا ہیں جن یہ
نقزات درج تھے۔ اے خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مع الشاہدین
موعود صاحب موعود کے
اعتقاد اور اس لئے موعود کی کور
ایمان کی ایک یہی تونہ ہے کہ یہ

جملہ کے ایک جلسہ میں موعود
صاحب کا ایک ڈاکٹر صاحب
کا نام لیکن ناکہ سے اس موعود کی
نسبت لکھتے تھے کہ موعود صاحب
نے بڑی خدمت ادا کی ہے
سے یہ دعویٰ میں کیا کہ خدا تعالیٰ
ان کے پیسے میں سے ہاتھ پر
کوئی آسمانی نشان دکھائے پھر
تیار ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے
انکار پر موعود صاحب نے
ریاست کے بڑے بڑے لوگوں
کا مجلس میں پیش قدمی کرنا کہ
گروہ میں بی بی بی بی بی
سلسلہ زلیخوں پر کوئی آسمانی
نشان دکھانے کے لئے موعود صاحب
ڈاکٹر صاحب کو پانچ سو روپے
میں دیا اور ڈاکٹر
صاحب کی طرف سے یہ شرط
ہوئی کہ اگر موعود صاحب نے کوئی نشان
دیکھا تو وہ مال قدر تقاضا
ہر جاہلی گئے اور ان کو میری
اقرار دادوں پر توجہ دینے
کو اسباب نسبت ہو گئے۔
ان بہادر جنرل موعود صاحب
ریاست میں غلام محمد الدین
مال موعود صاحب اور موعود صاحب
و انیس ڈاک خانہ جنت ریاست
جولہ موعود صاحب کے کئی
راجہ اور موعود صاحب بہادر
میرزا پٹنہ کوشل موعود صاحب
کو ڈاکٹر صاحب ناقابل قبول
موعود صاحب اور موعود صاحب کے
ایک حکمت عملی سے گریز کر گئے۔
..... موعود صاحب نے وہ
صدقہ نام دکھایا جو موعود صاحب
کا مصلحتی ایک نایب ایک حکم
ایلین ہے ویں اس میں آرزو ہے
کہ اور لوگ بھی موعود صاحب
کے موعود میں موعود صاحب
پہلے راستیا ذوں کا ایک
توندہ ہیں۔ ہر اہم اور موعود صاحب
وا حسن البصر فی اللہ فی اللہ فی اللہ
میں کمال استقامت میں موعود صاحب
کہتے ہیں کہ میں کچھ نہیں میرے کہ
جب آپ میرے پاس آئے
طاقت ہوتی تو میں اپنے تمام
غرم بھول گیا۔ میں نے آپ کو نصرت
کی مختلف موعود میں ہمت
سے جاسے والا ہے یا کسی
اور میرے لئے مال نے مجھے
اس کو فدا نہ نہیں دیا جو خدا
کے عطا کردہ آپ کے مال نے۔
میں نے ان میں کوئی نقصان
دیکھا نہیں دیکھا۔ اور ان کی

تاریخی مناظرہ یادگیر کے شہید کو الف

انہی قلم جو ہری فیض احمد صاحب گسٹریٹ نائب ایڈیٹر ہیں

کو احدیت کے ذریعہ اسلام کا پرچم ڈھل کے برکوت میں لہرائے جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے

مناظرہ یادگیر کی تاریخ اسی طرے پر یادگیر کی طوائف اور اس کا کوئی غیر احمدی ہو سکتا تھا۔ اور اس سے کسی طبلوں پر اور جھولوں پر اور جھولوں پر احمدیت کی مخالفت نہایت سخت ہو چکی ہے۔ کیا اور کہاں کی غیر احمدی ٹپک کی کہ احمدیوں کے خلاف ہشتادوں دلیا اور پانچ ہفتے کے مناظرے کا نتیجہ بھی دیتا رہا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ یادگیر نے اسی مناظرے کو قبضہ کر کے جوڑنے والی کے لئے نہ صرف غیر احمدی اصحاب سے فقہ و کتابت کی فہم بھی خط و کتابت اور نشر و اشاعت وغیرہ سے کرنے کے لئے یہ مناظرہ ۱۹۱۲ء میں شروع ہوا تھا اور اس طرح ایک مرتبہ ۲۳ نومبر اور ۲۴ نومبر کی مناسبت میں ہونے کا ہیہ خاصہ اور ۲۷ اور ۲۸ نومبر تک ایک ایک جگہ منعقد کر کے ستمایا۔

روان مناظرہ اور اختلافات پر لکھنے کے لئے تین تین سے متفقہ طور پر یادگیر کے ایک ہرے جیسے جھوٹے اور لائق شخص شرطوں پر ایک روزہ کی انتخاب کیا۔ جو یادگیر کی سربراہی میں کیے ماہر ہیں۔ اور آپ سے درخیز سے بہت سی دوسری جائیدادوں کے بھی مالک ہیں اور کوئی اسے ال ایل۔ ٹی۔ ٹی۔ ٹی۔ وہ

ذکات سماں نہیں کرتے بلکہ تجارت کرتے ہیں۔ اور ایک سیاہی کا پانی ٹوک سنگھ کے لیڈر ہیں۔ اور بڑا بڑا رسوخ اسی علاقہ دیکھتے ہیں۔

جب کہیں آگے چل کر وہیں کروں گا سفر ریڑی کے متعلق ابھار میں ہمارے لوگوں کا خیال یہ تھا کہ جو مرد وہ سیاہی لیڈر ہیں اور یادگیر کی جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے کوئی اختلاف بھی نہیں رہے بلکہ گزشتہ ایک سال میں جماعت احمدیہ نے انہیں دوٹ بھی نہیں دئے تھے۔ اس لئے ہر گز نہیں دے سکتا ہے۔ و سیاہی لیڈر کے نام سے یہ کی طرح انہی سیاہی لیڈر کو دینا دیکھتے ہوئے وہ کوئی ایسی بات نہ کہیں جو عدل و انصاف کے خلاف ہو۔ یہ کہیں جب وہ بڑوں کے لائقوں نے متفقہ طور پر انہیں صدر تسلیم کر لیا۔ جماعت احمدیہ انہیں پرکام کوئی رائے نہ تھی۔ سربراہی کو انصاف کا توفیق دے گا اور

فیض اور فرق الیچہ جو ہے جس کا بٹ بیٹا ہی تدریس کے ذریعہ سے ہاتھ کی طرف سے سر سے جینا بھیجے گا۔ ان کے طاقتوں میں ڈگر کے ٹیٹر ریڈی نے ہاتھ اور انصاف کا وہ لفظ مناظرہ کیا جو ہماری توفیق سے بھی بڑھ کر تھا

سزا سن کر لیا۔ اور اپنے آپ کو احمدیت کے دفاع سے دلالت کر لیا اور یہ سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے ہزاروں تک اور ہزاروں سے لاکھوں تک تعداد تک پہنچنے کی تھی۔ ان لحاظ کی زبانیں مخاطبہ پر سیکڑے کر کے گھسی گھسی، لیکن جماعت احمدیہ کی روحانی فوج کو پھینکا اور وہ برہمنی جلی گئی۔ اسے شیعہ و فخر کے اور حضرت پر چڑھنا تھا اور وہ چڑھنے ہی تھی کہی۔ اور امتداد مخالفہ و تحریک احمدی اور انتہا میں ہونی ہی حضرت تک لکھ ہوں سے دیکھ رہی ہے

ایک کچھ دعاوں کا نقل خدا ہم! ایک فقرہ ڈگری کے نامی محمد اس میں ہے اپنے دل و جان سے محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے جمال سے مثال اور میں نارواں پر خدا میں جگہ میں آئی تم کے کعبہ کا خاک ہوں۔ اور یہ جو ہیں خلق خدا کو روٹی خریدائی سے مال مال کر رہا ہوں۔ یہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کما ہمت روحانی کے عمرانی پیدا کرنا صرف ایک نظر ہے، چنانچہ ان سعید زوجوں نے جن کو

یہ اللہ تعالیٰ نے کا خاص فضل اور مسکن ہے کہ اس نے مجھے یادگیر کے تاریخی مناظرے میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس مناظرہ میں پہلے سو رات کی تیارگی ہوا اور پھر ایام مناظرہ میں پہلے جگہ سے جانے کے وقت کہ مسخرہ کا سارا کام کرنے کی بھی توفیق بخشی۔

یہ وہاں ۲۵ نومبر کی تقریب کے لئے وہاں آکر اللہ تعالیٰ کے طرف سے دیکھ رہے تھے اختلافات کے جانی ہی۔ جان ایک کے اختلاف یہ بھی جوتھا ہے کہ انہی کا پیغام مخالفین سے زریعہ دور دراز تک پہنچنا یا جانا ہے انہی کی جماعتیں ابھی میں بہت تھوڑی ہوتی ہیں اور بے مسلمان بھی۔ اس کے ذرائع محدود اور محدود ہوتے ہیں۔ اور یہاں کے کسی کما ہمت نہیں ہوتا کہ وہ دور دراز کے اختلافات تک پیغام میں پہنچانے کی توفیق اللہ تعالیٰ کی توفیق کا حاصل کر سکیں۔ ان اور اس طرح کرتے ہی خود مخالفین سے کہے ذریعہ سے بھی پیغام دور دراز تک پہنچا ہے۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں کہ شریک زبانی میں جب کہ احمدیت کے پاس مبلغین اور مبلغات تھے۔ اور نشر و اشاعت کے ذرائع کا فقدان تھا۔ تو مولوی محمد حسین صاحب نے انہیں آئے۔ اور انہوں نے منہ رستاں مولوی دورہ کر کے حضرت شیخ مودع علیہ السلام کے خلاف گفتگو کے لئے نیشنل کبار اور اسے شاہ کیا اور دور دراز علاقوں تک پہنچایا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ ان کے شہید کیا گیا تھا؟ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسجد رومین جو پر زبانی میں زبوں سے نکلی کی اور احمدیوں سے ان کی کاسٹ میں مل کر کرتی ہیں۔ ان کے دلوں میں مرکزی محمد حسین صاحب نے انہی کے مخالفانہ اور مخالفانہ نہیں کیا ہے۔ انہیں متفقہ میں کہا وہ پیدا کیا۔ اور وہ اس میں علم و مسرت فان کی طرف تدریس جہاں اس زمانہ کا مودر باقی صورت برائے ہوتی ہے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ وہ صرف جوتھے کے خلاف منہ رستاں کے مسلمان بننے لگا۔ اور سنہی علیہ کے اختلافات عام ہادی کی عنوان کے جہاں پہلے کے جوڑے علیہ ہوں سے پورا آسمان سے ہاراں رحمت اپنے ساتھ کے کا نزل ہوا ہے۔ اور جیسے ملانے ذرا کا سفر کہہ رہا ہے۔ اس کا دعوے تفریح ہے کہ

جان و دم نہانے کیلئے محمدت نامی شکر محمدی آئی محمدت

"قاویان" اور اس کی برکت

ان حضرات تھے خیر الملوہ والدی صاحب اکمل ربوہ

اکمل جو ناتواں ہے	اکملت استخوان ہے
قشقاقری قندیاں ہے	سبحان من یرانی
دارالامان دکھا دے	چکھڑوں کو بکھر لا دے
گزار نوجیلا دے	سبحان من یرانی
وہ یادگار ہمدی	یعنی مزار ہمدی
ہے نور باد ہمدی	سبحان من یرانی
وہ مقبرہ بہشتی	جنت کی جو ہے کشتی
جائے نیکو شریقی	سبحان من یرانی
مینار احمدیت	انوار مدیت
وہ بار احمدیت	سبحان من یرانی
ہیت الدعاء احمد	وہ ابتدائے احمد
یہ انتہائے احمد	سبحان من یرانی
وہ سب شعائر اللہ	برصان رفقہ اللہ
ثابت بہ حکمتہ اللہ	سبحان من یرانی
وہ اہتمام تبت	کثرت نہاں بہ قلت
مژدہ انسان حلیت	سبحان من یرانی
پوچھ کر دعائیں	اور اس کی التباہیں
تا عرض پہنچ جائیں	سند قبول لائیں

سبحان من یرانی

تقریری مناظرہ الی سرب ریڈی کے ایک گروہ میں ہوا تھا اور انہی کے اکت

بہار... یہ چنگل کر کے وہ بچہ دوسرے
 فریق کو دے دیا جاتا تھا اور وہ جواب لکھنا
 شروع کر دیتا تھا۔ اس دوران میں پہلا
 فریق خاموش بیٹھا رہتا تھا یا اس کے منکر
 مخالف جات کی قاضی کرتے رہتے تھے یا
 متوجع اعتراضات کے جواب سوچنے پر تیار
 ہوا۔ اس عرصہ میں مناظرہ کے دوران
 یہ فریق کو ایک ایک سامہ آدی اپنے ہمارے
 اس کو دام کے اندر لانے کی اجازت تھی۔
 پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

تشریحی مناظرہ کے تین روز

تشریحی مناظرہ کے تین روزات
 میں یہی اسلام کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ یہ
 ایک مشہور مسئلہ ہے اور جسے ان مجتہدین
 میں بنیادی حیثیت حاصل ہوئی ہے۔ آپ پر
 پہلا بچہ ہماری طرف سے مقدمہ کی شروع
 ہونے سے قبل حساب صدر مسٹر بڑے صاحب
 اعلان کیا کہ آج جانتا ہمدیہ کی طرف سے
 مناظرہ مولوی محمد سلیم صاحب ہوں گے اور بال
 سنت والجماعت کی طرف سے مناظرہ مولوی
 محمد اسماعیل موٹھاری ہوں گے۔ یہ مولوی
 محمد اسماعیل صاحب مولانا مولوی دیوبند
 کے مسالہ علی بیگ کی ہماری جماعت کے ساتھ
 ہونے لگے ہیں۔ گریگور اور کلکتہ میں
 مولانا محمد سلیم صاحب نے ان کے مسالہ مناظرہ
 کیا تھا اور مولانا محمد یوسف مولانا شریف انور صاحب

تشریحی کے ساتھ لے لے کر آئی تشریحی کے
 ساتھ کیا تھا جاتا تھا۔
 ایک حضرت میں سے، خانیہ بچہ بچہ
 کو نہ ہو گیا بچہ بچہ زونوں سے ہی
 لیا گیا رہتا ہے۔ ایک بچہ بچہ بچہ
 وقت جب میرا لٹا ڈسٹر پزل ہو گیا اور
 ایک غلطی میں سے غلط لکھ دیا اور اسے کا
 مگر یہ غلط لکھ دیا اور اسے کا کچھ
 درست کیا تو مولوی محمد سلیم صاحب آنحضرت
 ہی بول بیٹھے تھے۔ جبکہ میں ابھی پہلا فقرہ ہی
 متعلق نہ کر پایا تھا۔ مولوی صاحب کہتے تھے جب
 تم بیٹھے وہ جانتے تو مجھے برا وقت آتا ہے بغیر
 بات آئی گی مگر کچھ دیر گزری تھی کہ مولوی
 صاحب بولنے لگے اور اسے ٹک گئے اور وقت
 تھا کہ میں بول رہا تھا۔ چنانچہ میں نے کہا کہ
 مولوی صاحب جب آپ چھب ہو جاتے ہیں
 تو مجھے بہت غصہ آتا ہے۔ مولوی صاحب
 لہک رہے تھے۔

پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

پہلا دنوں طرف سے حکم اور کچھ نہ ہو
 سزا کی تعداد کو ٹھوکار تھے جو آدھی ساٹھ
 لائے جاتے تھے۔ پھر وہ صرف قریبی مناظرہ
 تھا۔ اور مناظرہ میں کوئی بحث زمانہ نہ ہوتی
 تھی اس لئے فریق کے بیسویں آدمی خاموش
 بیٹھ رہتے تھے۔

میں نے سچے رشتہ کر سکتے تو
 ۱۔ خدا سے کہیں کہ وہ آپ کو سب سے پہلے
 سین بوزن میں (Rain) اور ایک بار
 میں ایک اسے دوسرا یا۔
 ۲۔ آؤ بیٹے کی *Automatically*
 کو توڑ بیٹک کی *Automatic* بنا
 پڑھا۔
 ان دونوں واقعہ پر سامعین کا تعلیم یافتہ
 طبقہ نہایت متعجب تھا کہ نعت اور استغفر کے
 ساتھ اس تمام صاحب کو دیکھ رہا تھا۔
 یہ حال ان اتفاق کے فضل سے ہمارے
 پیچھے جہاں ٹھوس دلائل اور دافتر مواد پیش
 کئے۔ وہاں انہیں سننا سے وقت بھی محرم
 مریوں جو عظیم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک
 خاص طریقہ عطا فرمائی۔ جو اس قدر با اثر اور
 مؤثر تھی کہ سب سے پہلے ایک بہت اچھا اثر
 کراھا اور میں نے فریاد کر کے سب سے پہلے
 ہوئے تھے کہ یہ جی ساٹھ اسی سالہ صاحب کے
 عقاب پر بہت جانا تھا اور جس سے کہا تھا
 جانتے یہ احمدی انتہا امام اور مقررہ کاموں
 سے آئے ہیں۔
 ہر حال یاد رکھنا کہ یہ مناظرہ ایک تاریخی
 منظرہ تھا اور اس کی ختم کا نعت کا مایاب
 مناظرہ تھا اور میں نے یہ نعت سے کہا کہ اس کے اثر
 دیر باہر ہوگا۔ لیکن اس مناظرے کے نتیجے میں
 جہاں سمجھو وہ جوں کو جو تحقیق کا جامہ پہنچا
 کر دے گا۔ وہاں میں سے اس علاقہ میں اند
 بھی مناظرے میں کرے پڑے گا۔ اور اس طرح
 تبلیغ کے لئے نئے نئے تکیوں سے اس وقت میں
 اس سماجوں کے سچے اخبارات ہیں وہ جو امت
 احمدیہ کے خلاف برائے راجہ سے ہیں اور
 اس مناظرے کے حلقہ میں نیا نیا نیا نظر اور
 خلاف حقیقت پر ایک نکتہ بکرا رہے ہیں
 لیکن یہ نکتہ ہوں کہ یہ چیزیں جہاں سے نہیں
 مفید ہوں گی اور وہ لوگ ہیں تبلیغ کے مواقع
 پر پہنچیں گے۔
 میری بڑی خوشی اور مسرت کے جذبات
 کے ساتھ یہ بیان کرنا بھی مناسب خیال کرنا
 ہوں کہ جو امت احمدیہ یا دیگر کے لئے وہاں
 اندر احمدیت کے لئے بڑے افسوس اور غم
 اور بڑے جذبہ بڑی عزت رکھتے ہیں۔ ان صاحب
 نے سب اور مناظرہ کے اشتہارات میں
 بھی حضور بھانگہ اور کام کیا وہ ہم تک
 میرے لئے اور بڑے جرات میں دالے اور ان کے
 مناظرہ ختم ہونے کے اگلے دن میں
 ۲۸ روزہ مرحوم رحمت اللہ صاحب غازی
 برائیں احمدیہ نے کراہی بلگ گئے جہاں مولوی
 محمد اسماعیل صاحب سرگھڑا دی گھڑے سے بولنے
 تھے۔ ان کے پاس پاپاس کے تروے آدمی
 بھی تھے۔ رحمت اللہ صاحب جانتے ہی مولوی
 اسماعیل صاحب کے پاس بھیجے گئے اور ان کو
 اس میں سے کوئی مبالغہ دیکھا ہے۔ تمام حاضرین
 بھی اس طرف متوجہ ہوئے۔ رحمت اللہ صاحب
 صاحب نے بڑے ہوش سے کہا کہ آپ نے

تلفظ خلاف واقعہ اور خلاف حقیقت اور دیانت
 سزا کا سزا سے ملتا رہتے ہوئے سخن اور لوگوں کو
 اشتہار دلائے کے لئے کوئی کارنامہ سمجھتا ہے
 اور ان کشف میں مادہ پر مال کے الفاظ کا قطعاً
 ذکر نہیں کیا مولوی اسماعیل صاحب نے اپنے آہوں
 سے کہنے لگے اسے نکال دو۔ لیکن نہیں سمجھا
 فرمایا اور ان کے کوئی مسئلہ نکالنا ایسے
 حل نہیں ہوتے کہ آپ کو جواز دیکھا جاسکے
 لیکن مولوی اسماعیل صاحب بڑے جھوٹے کے نزدیک
 تھے وہ کہاں جواز دیکھا سکتے تھے۔ چنانچہ جب
 انہوں نے اپنے آہوں سے کہا کہ اسے باہر
 نکال دو۔ تو رحمت اللہ صاحب غازی بھی ہوش
 میں آگئے۔ اور کہا کہ کیا مسائل کی تحقیق میں
 آپ کا یہ طریق قطعاً منصفیت کے منافی ہے
 لیکن سب سے پہلے انہوں نے جب اس کی کیفیت
 دیکھی تو رحمت اللہ صاحب سے درخواست کی
 کہ وہ اس کو دیکھ لیں۔ چنانچہ وہ اپنے
 بیٹے آئے اور لیکن انہوں نے شہر کے بہت سے
 مسز اور سب سے بغیر احمدی اور غیر مسلم دونوں کو
 مولوی محمد اسماعیل صاحب کی اس بددیانتی سے
 برائیں احمدیہ کا جواز دیکھا کہ آگاہ کیا کہ یہ ایک
 مولوی صاحب کی کارنت ہے اور یہ ان کا حصار
 دیانت ہے۔
 یہ رپورٹ نامکمل رہے گا اگر کہ وہ باقوں
 کا ذکر کرنا اور اولیہ کو تقریبی مناظرہ کے پہلے
 روٹنا کاروائی ختم ہو۔ نہ یہ جذبہ مدد رشتہ
 رپورٹی سے جو دیر سے ماسکالی سے کہا کہ میں طرح
 عام مردمہ طریقہ میں چاہتا ہوں کہ دونوں
 طرف کے علماء آپس میں مناظرہ ہوں اور مناظرہ
 کریں۔ جن کو مولوی صاحب نے مانگے تھے کہ بہت
 علماء اور مسز بڑی کے پاس پہنچ گئے لیکن
 غیر احمدی علماء نے مصافحہ کرنے سے انکار
 کر دیا۔ اور وہ نہ آئے۔ ان کی اس بددیانتی سے
 مناظرہ کا افسوس بڑی جیسے شریف اور بخیر
 آدمی پر تو لیتا ہوا ہوا۔ لیکن غیر احمدی علماء
 پر بھی ضرور اثر ہوا ہوگا۔

میں نے سچے رشتہ کر سکتے تو
 ۱۔ خدا سے کہیں کہ وہ آپ کو سب سے پہلے
 سین بوزن میں (Rain) اور ایک بار
 میں ایک اسے دوسرا یا۔
 ۲۔ آؤ بیٹے کی *Automatically*
 کو توڑ بیٹک کی *Automatic* بنا
 پڑھا۔
 ان دونوں واقعہ پر سامعین کا تعلیم یافتہ
 طبقہ نہایت متعجب تھا کہ نعت اور استغفر کے
 ساتھ اس تمام صاحب کو دیکھ رہا تھا۔
 یہ حال ان اتفاق کے فضل سے ہمارے
 پیچھے جہاں ٹھوس دلائل اور دافتر مواد پیش
 کئے۔ وہاں انہیں سننا سے وقت بھی محرم
 مریوں جو عظیم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک
 خاص طریقہ عطا فرمائی۔ جو اس قدر با اثر اور
 مؤثر تھی کہ سب سے پہلے ایک بہت اچھا اثر
 کراھا اور میں نے فریاد کر کے سب سے پہلے
 ہوئے تھے کہ یہ جی ساٹھ اسی سالہ صاحب کے
 عقاب پر بہت جانا تھا اور جس سے کہا تھا
 جانتے یہ احمدی انتہا امام اور مقررہ کاموں
 سے آئے ہیں۔
 ہر حال یاد رکھنا کہ یہ مناظرہ ایک تاریخی
 منظرہ تھا اور اس کی ختم کا نعت کا مایاب
 مناظرہ تھا اور میں نے یہ نعت سے کہا کہ اس کے اثر
 دیر باہر ہوگا۔ لیکن اس مناظرے کے نتیجے میں
 جہاں سمجھو وہ جوں کو جو تحقیق کا جامہ پہنچا
 کر دے گا۔ وہاں میں سے اس علاقہ میں اند
 بھی مناظرے میں کرے پڑے گا۔ اور اس طرح
 تبلیغ کے لئے نئے نئے تکیوں سے اس وقت میں
 اس سماجوں کے سچے اخبارات ہیں وہ جو امت
 احمدیہ کے خلاف برائے راجہ سے ہیں اور
 اس مناظرے کے حلقہ میں نیا نیا نیا نظر اور
 خلاف حقیقت پر ایک نکتہ بکرا رہے ہیں
 لیکن یہ نکتہ ہوں کہ یہ چیزیں جہاں سے نہیں
 مفید ہوں گی اور وہ لوگ ہیں تبلیغ کے مواقع
 پر پہنچیں گے۔
 میری بڑی خوشی اور مسرت کے جذبات
 کے ساتھ یہ بیان کرنا بھی مناسب خیال کرنا
 ہوں کہ جو امت احمدیہ یا دیگر کے لئے وہاں
 اندر احمدیت کے لئے بڑے افسوس اور غم
 اور بڑے جذبہ بڑی عزت رکھتے ہیں۔ ان صاحب
 نے سب اور مناظرہ کے اشتہارات میں
 بھی حضور بھانگہ اور کام کیا وہ ہم تک
 میرے لئے اور بڑے جرات میں دالے اور ان کے
 مناظرہ ختم ہونے کے اگلے دن میں
 ۲۸ روزہ مرحوم رحمت اللہ صاحب غازی
 برائیں احمدیہ نے کراہی بلگ گئے جہاں مولوی
 محمد اسماعیل صاحب سرگھڑا دی گھڑے سے بولنے
 تھے۔ ان کے پاس پاپاس کے تروے آدمی
 بھی تھے۔ رحمت اللہ صاحب جانتے ہی مولوی
 اسماعیل صاحب کے پاس بھیجے گئے اور ان کو
 اس میں سے کوئی مبالغہ دیکھا ہے۔ تمام حاضرین
 بھی اس طرف متوجہ ہوئے۔ رحمت اللہ صاحب
 صاحب نے بڑے ہوش سے کہا کہ آپ نے

بیش مبارک نے ہیں۔ اور اللہ ہی کہتے ہوئے
 آجیوں آسمان کی طرف اٹھا یا کرتے ہیں کہ سزا
 ہی ان کی بارش بھی گٹھ جاتی ہے۔
 ایک طرف وہ اپنے ختم نعت داتے ہیں
 میں شہدائیت تمام انہیں میں نہیں پیش کرتے
 مانا سمجھو کہ اپنے دلائل کا بخوبی ہی تحقیق کو
 منا یا کرتے ہیں اور سزا مانا بانا بھی آیت
 کے سہارہ لیتے ہیں۔
 مدافعت حضرت سچ موعود علیہ السلام کے
 جواب میں یہ دلائل لوگ حضرت مدافع کی مدین
 میں گریوں اور ادوات کو مضامین کھینچتے ہیں
 رنگ میں بیان کیا کرتے ہیں اور اپنے سامعین
 کو حواس کرنے کے لئے عجیب و غریب سننے
 کیا کرتے ہیں۔ لیکن اس مشاہدہ میں تو وہ
 علان صاحب میں معلوم ہوتا تھا کہ سزا سننے
 دلائل گھڑی بھول آئے ہیں۔
 جبکہ ایک سو فہرہ پر تو انہوں نے کہا
 جہاں میرے پاس آئیں ہیں میں سے ختم
 نہ ہوتا ثابت کر سکتا ہوں۔ مولوی محمد اسماعیل
 صاحب سے جواب دیا کہ آپ خود کے
 لئے یہ سو آئیں تھیں یہ دلائل گھڑا دیاں
 لے لے جائیں جبکہ میدان مناظرہ میں پیش
 کریں۔ تاکہ ان کو جواب دیا جائے کہ وہ
 آخری برچے تک یہی کہتے رہے کہ
 میرے پاس سب سے آئیں ہیں۔ اور میرے
 گھسے راکھ پر جو خطا ہے کہ یہاں
 صحت مندرجہ ہوگی۔
 مولوی محمد اسماعیل صاحب نے اس کا
 جواب دیا دیکھا تو آئے ہیں آپ مناظرہ
 کرنے اور کہتے ہیں کہ یہ خطا ہے کہ آپ
 اس میں کوئی حلقہ لیتے ہیں؟ آپ
 جو کچھ پیش کرنا ہے اسی میدان مناظرہ
 میں پیش کریں۔ مگر وہ نہ کر سکے۔
 اسباب کام وہ فرمایا کہ اس کا جواب
 اپنے فضل و کرم سے بہت ہی گھسے۔
 احمدیت کا تائید و توثیق فرماتے اور
 سب سے مدعوں کو تہنوں کی توجہ نسبت
 بکتے ہ۔

اخبار بدر

گذشتہ ماہ سال سے احمدیت
 کے دائمی مرکز قادیان سے ماہانہ ضابطہ
 مورخہ ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
 ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افزہ خطبات
 کے علاوہ ہرگز مسدود کی ترجمان
 اور جماعت کی جمعیہ و تہذیبی سرگرمیوں
 کے پورے شائع ہوتی ہیں۔
 اسی سے اپنی اور ان کے لکھے یا پڑ
 ہیں اس اخبار کا مطالعہ اور قادیان کے رہائشیوں
 کو چھانے اور پانڈ کے ہدایات سے بچانے
 کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ چھ ماہانہ صرف
 سات روپے ہ۔

جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں

از حجاب شیخ عبدالمجید صاحب مس آجوبی۔ اسے ناطقین اہل مال کا بیان

آج غریبوں کو مدد مل رہی ہے اور گمراہی کے دور میں بیک وقت اپنے خدا سے غافل ہو چکی تھی۔ اور خود مسلمان کہانے والے اس کی حقیقی تعلیم سے دور جا رہے تھے۔ اور لایسلاف الامت کے معنی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے ساتھ بنائے زندہ وجود کو ظاہر کرنے اچھا ہے دین اور تبلیغ اسلام کے کام کو چار سو پھیلانے کیلئے قادیان کی مشرق سرزمین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سبوتاژ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عظیم الشان کام کے متعلق جو معرفت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے ہمارا اس راہ میں مرنا بھی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی جتنی موتوں سے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرا لفظوں میں اسلام نام ہے۔۔۔۔۔ مسوالہ عظیم قدیم ہے اسے اس عاجز کا اصلاح خلائق کیلئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔ اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کیلئے کسی شانوں پر اور تازہ حق اور دانش اسلام کو منقسم کر دیا۔"

پھر فرمایا۔۔۔
"وہ سمجھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کی شناخت کیلئے کسی کیسی جانفشانی کی۔ جیسے ایک مالک نے دین کی راہ

میں اپنا پیارا مال سافر کیا یا یہی ایک فقیر دیوارہ گئے اپنی مغرب سرخوں کے بھری ہوئی زینیل پٹن کو دی۔ اور ایسا ہی کئے گئے جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آگیا مسلمان بننا آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا بہل نہیں سوائے لوگو اگر تم ہم وہ راستی کی راہ ہے جو مومنوں کو دی جاتی ہے تو اس میری وعظت کو سرسری سناؤ۔ سبھی امت دیکھو یہی حاصل کر سکی فکر کرو۔ کہ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر بھیج رہا ہے تم اس پسنگ کو کوس کیا جواب دیتے ہو؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہرام کے مطابق تبلیغ اسلام کو دنیا کے مختلف ملک تک پہنچانے کے کام کے لئے ایک طاقت تو ایسی مستعد اور آن تک آزاد کا ضرورت تھی۔ جو اپنی ہرگز خدمت دین کے لئے وقف کر کے نہایت حق کو کائنات عالم تک پہنچانے کیلئے کوشاں ہوتے۔ اور دوسری طرف مالی قربانی اور اللہ فی سبیل اللہ کرنے والے عظیمی دور کا سامنے۔ جو اپنے عزم و بیعت کے مطابق دنیا ضروریات کو اپنی ذاتی اور خاندانی ضروریات پر مقدم رکھتے ہوئے آخرت ہلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی طرح مالی خدمت اور قربانی کا بہترین ثبوت پیش کرتے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ امامیت پر کے اس دور میں جس کے مال و دولت کی قیمت ہتھیار کو ہتھیار بنی ہے۔ اور دنیا والے اسے اپنا مفصل حدیث سمجھتے ہیں۔ اور حق و صداقت کے مقابلہ پر رجحان کی انتہی وسیع ذرائع اور بے انتہی سادہ و سادگان کے ساتھ آ رہے

ہرگز سب سے زیادہ ہیں۔ قرآن میں کی غرضت اور سرحدی کے لئے مالی قربانی کی ضرورت اور ہمیں زیادہ اہمیت اختیار کر چکی ہے۔ اور مالی خدمت کو دین کا نصف حصہ قرار دینا جا سکتا ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے میں اعمال صالحہ کی تلقین فرماتا ہوں تمہیں وہاں قریش پر سرفراز پر حملہ اور ذکوہ دونوں کا منشا یاں طور پر۔ اور کیا ہے اللہ تعالیٰ فتویوں کی تقریر میں فرماتا ہے۔
الذین یصدقون المصلقات و مستقامین یفتقرون۔ یعنی حق وہ ہیں۔ جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجالاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زاد مبارک ہیں جو ہم کو کرام دینی اللہ تعالیٰ نے جانی اور مالی قربانیاں عظیم الشان ثمرات پیش فرمائی۔ اور خدمت کے ہر موقع کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے بے منتہی جلی کے ساتھ ایک دوسرے سے سہولت سے جانے کی کوشش کی۔ اور اپنے عمل سے اپنے ایمان کا ثبوت دیا۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ایک تلیل مہر میں اسلام کو تقیات اور غلبہ عطا فرمایا۔ اور عرب کے بادشاہین دین و دنیا کی سر نزل فرما دی۔
چونکہ خدا تعالیٰ کی عظیمیہ قدرت کے وقت اصحاب و اہل کاسلہ جا کا ہے اور ہر کام کو چلانے کے لئے مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں متعدد مالی تحریکات ساری فرمائی اور مسلک تکلف ضروریات کے لئے احباب جماعت کو جنوں میں با نازان سے حصہ لینے کی تاکید فرمائی۔ جس کا مالی تسربانیوں کی ضرورت اور اہمیت کو فخر کرنے کے لئے حضور علیہ السلام کے چند احداثات دینی میں تشریح کیے جاتے ہیں۔ حضور رکتی نوع میں فرماتے ہیں۔
"ہر ایک شخص جو اپنے میں بیعت شدوں میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے جو شخص ایک دے پیرا ہمارا دے سکتا ہے وہ ایک دے پیرا ہمارا اگر دے۔۔۔۔۔ ہر ایک بیعت کنندہ کو بغیر خدمت اور دینی چاہیے خاصہ تعالیٰ

کبھی الہیں مدد دے۔۔۔۔۔ ہر بلان غمہ ماہ چاروں کی مدد پہنچا رہے۔ گو فقور طری مدد ہو گودہ اس مدد سے پہنچے جو مدت تک خاموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے بھی مانا جاتا ہے۔ عزیز یہ دین کیلئے اور دین کی غرض کیلئے خدمت کا مدت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا۔ چاہئے کہ ذکوہ دینے والی ان کے لئے ذکوہ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضل لیں اسے اپنے نہیں بچا دے اور اس راہ میں وہ روپے لگا دے اور ہر حال صدق دکھا دے تا فضل اور روح اللہ اس کا انعام پاوے۔"
اور ایک جگہ فرمایا۔
"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کر گیا تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دہی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے پس جو

شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لانا جو بکلافی چاہیے تو وہ ضرور اس مال کو گھونٹے گا۔ یہ خیال مت کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی عطا سے آتا ہے۔ اور یہ خیال مت کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ میں کوئی خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ اور اس فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بولانا ہے۔۔۔۔۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت ہر تمہاری عقلی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں بگڑ کر دیا یہ خیال کہ تم خدمت مال یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہو۔ میں بار بار نہیں بتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا ذوق محتاج نہیں، مال تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔

ایک اور جگہ حضور ارشاد فرماتے ہیں:

”میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان دل میں جو نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنے مال صرف اس مال کو نہیں چھوڑتا جو اس کے صندوق میں بند ہے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے حکم

نوازاں کو اپنے غم، افسوس اور اساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہ گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں۔ اور کوئی شخص میری جماعت میں سے کسی طرف التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی گناہ ہے۔ اور کوئی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔“

نیز فرمایا:

”خدا کی رضا کو تم باہمی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو

چھوڑ کر۔ اپنی عزت کو چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی

نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ

تمہارے سامنے پیش کر رہا ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے

تو ایک پیار سے بچنے کی طرح

خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم

ان راست بازوں کے ارشاد

کے جاؤ گے جو تم سے پہلے

گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک

نعمت کے دروازے تم پر

کھولے جائیں گے۔“

اسلام کی ترقی اور بسنے کے روحانی نظام کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے خدائی اہلام کے ماتحت حضرت سید موعود علیہ السلام نے مشرفین و مہتمم کے نظام کو قائم فرمایا۔ اور مرکز مخلص حجازی کو اس میں مثال بنانے کی ضرورت دیکھی۔ فرمائی کہ احمدیت کی ترقی اور وسعت کے ساتھ ساتھ جماعت کا ترقی یافتہ بھی مصلوب ہونا چاہئے۔ اور اس خدشہ کو دھرتی تبلیغ کو دنیا سے کنارہ کش نہ ہونے کی تیار نمایاں طور پر پوری ہوگی۔ یہ نظام دینی کی ترقی

ترقی، اقتصادی اور مشرقی ہندو کے لئے سنگ بنیاد کا کام دے گا۔ جیسا کہ حضور کی قوت قدسہ اور روحانی تربیت سے تمہاری اشد تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور کو مخلص جاننا شروع کیا۔ ایک ایسی جماعت مخلص جاننا شروع کی۔ تہہ ہا تہہ اور ایشیا کا اسٹیل ٹریڈنگ کر کے زمین مشرقی کا ثبوت دیا۔ اور اس اہلی تحریک میں مثال ہو کر خدمت دین کا حق ادا کر کے اس دنیا میں بجا جنت کی بناوات حاصل کرنے والے بنے۔

اگر حضرت سید موعود علیہ السلام کے اس نظام و مہتمم کا جائزہ لیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ یہ اہلی تحریک دنیا کی ان تمام تحریکات سے افضل و اعلیٰ ہے۔ جو اٹھارہویں صدی عیسوی کے آخر میں دنیا کی اقتصادی مشکلات کے ازالہ کے لئے انجمن مہم جوئی اور تحریکات انسانی موعود عقلی اور مادی سببوں پر مبنی انحصار رکھنے والے دماغوں کی پیداوار تھیں۔ دنیا کے بڑے بڑے مفکرین، فلسفی،

معاشیات اور سیاست کے ماہرین نے محض اپنی عقل اور تہذیب کے بند پر مشتمل ترقی اور مکی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے

جب اپنی بیخ و بن ترقی ملی اور اقتصادی پریشانیوں کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی۔ تو ان کی نگرانی ملاحظت اپنے مخصوص مفاد کا تحفظ میں امن عالم کے لئے نئے

سے نئے نئے نئے خطرات پیدا کرنے کا موجب

ہوئے۔ اور ذہنی اضطراب پیدا کرنے کے

کے روز بروز زیادہ ہوتا چلا گیا۔ ایسی

تحریکات میں سے بعض لاجنسٹوں کے

چکر میں از موعود فنا ہو گئیں۔ اور بعض مستقبل

تربیب میں اپنے انجام کی منتظر ہیں۔

آج جمہوریت اور اشتراکیت کے

دو متضاد نظریے ہیں انہماک سے دنیا کے

امن کو خطرے کی طرف دھکیل رہے ہیں

وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ مجھے صرف یہ

بتانا ہے کہ نظام و مہتمم کے ذریعہ

سے جو ملی نڈرتا قائم کیا گیا اس کی منبوجی

اور ترقی کے متعلق اعتقاد لئے کے یقینی

دلائل موجود ہیں۔ حضرت سید موعود علیہ

السلام ارشاد فرماتے ہیں۔

”مجھے اس بات کی فکر نہیں کہ ان کہاں سے آئے گا۔ مجھے اس بات کی فکر ہے کہ کثرت مال کی وجہ سے کئی کو ٹھوک کر نہ سکے۔ اور خدا تعالیٰ اس سلسلہ میں ایسے مخلصین پیدا کرتا جا رہا ہے جو جماعت کے مال کو امانت

اور دیانت سے رکھیں اور اسے صحیح مصرف میں لائیں۔“ حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشریہ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔

”روحانی جماعتیں اور ملے ملت سال سے کبھی تنہا نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بھی باقہ ان کی تائیدیں ہوتی ہے۔“

یہ نظام و مہتمم جماعت میں شامل ہونے کو حضور نے موعودہ ملی جماعت کے دور میں ایمان کی کڑی علامت قرار دیا ہے۔ اس نظام کی اہمیت اس جنت سے باہر ہی سمجھیں ہو سکتی ہے۔ اگر تمام دنیا اس نظام کو اپنائے اور احمدیت کے حواری تھے ہر شخص اپنی آرزو اور چاہتا دیکر یا سے یا حصہ اٹھائیں اور اگر کسی کو خدا کے فضل سے صحیح مشاغل دنیا کی جو اقتصادی پریشانیوں کو حل کر سکتا ہے۔ بجز خود کو تمام دنیوی و دنیوی کے نظام میں مستحکم کرنے کیلئے

ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی دمداری کو محسوس کرے کہ اس رنگ میں میری

سے اس اقدام کے بڑھانے جس حرج و مرجت

احمدیہ کے موعودہ لام ایہہ اللہ تعالیٰ ہم سے

تو ترقی رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی روز افزا

ترقی اور کام کی وسعت کے ساتھ ساتھ

سلسلہ کی ضروریات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اور حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشریہ اللہ تعالیٰ

سے عہد خلافت میں ایک مضبوطی

باقیادگی کے ساتھ جماعت احمدیہ کو پورا

کرنے کا بند وسعت کیا جاتا رہا ہے۔ اور

مسلماہ مستقل لازمی حوزہ جماعت کے ساتھ

طوبی تحریکات کے ذریعہ سے سلسلہ کی

سنگامی اور ترقی ضروریات پوری ہوتی رہی

ہیں۔ فلانت نامیہ کا اہمیت زمانہ جماعت

کی مالی قربانی عیسوی ترقی اور بنیادی استحکام

کا ایک سہری دور ہے۔ جس کی مثال شامہ

آئندہ مشکل سے ملے گی۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ

المسیح اثنی عشریہ اللہ تعالیٰ نے موعودہ احمدیہ

میں صرف موعودہ خلیفۃ اور مسدود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدت و حیا میں لپیڑ ہیں۔ بلکہ آپ کے متعلق حضور علیہ السلام کی عظیم شان بشرا میں ہیں۔ ہر ایک ایک کر کے ہمارے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔ اور آپ کی قیادت جماعت ایک بیچ کی ابتدائی کیفیت سے علی کر ایک حق آئندہ وحمت کی صورت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اور آج جماعت کے مخلصین بھی اسے خود کا کرنے ہوئے حقیقتہً سال کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ ہر ایک مالی تحریک

جو جملہ سے پہلے سے امام نے جاری فرمائی
 اور تقاضے کی نوبت و تائید کے ساتھ وہ قابل
 کہ سبائی کے ساتھ پیدائش کو بھی اور جمعیت
 کے ذریعہ انشاء اور نئے جہت سے اپنے بین کو
 دین پر مقدم رکھنے کے بعد کو اختیار کئے
 ہوئے اپنے ایک نون کا عملی مفاد نہ فرمایا
 گذشتہ پچاس سالہ دور کی مختلف مالی تحریکیں
 اپنی اپنی جگہ پر اہم ہیں اور ایک پر ایک کو کٹ
 کرنا ایک لٹیر اور ایلان انشاء نہ کرے
 لیکن اس مختصر مضمون میں ایک طوائف کے خوف
 سے ان کی تصرفات سے جانا ممکن نہیں تاہم
 ایک سرسری جائزہ سے مسلمہ ہونے سے
 کہ سب کو ضرورت اور اس کے لئے ہندوں
 کی تحریک ایک سے موثر ہے اصحاب جمعیت
 نے حضور کے ارشاد پر ایک کئے ہوئے
 فلسوں سے اس کا تمیز کی ہے۔ چنانچہ
 جب سب سب کو ایک اور سب کو ایک کی توجی
 کے لئے ہندوں کی تحریک کی تھی تو ہندوں
 سب سے سب کو ایک اور سب کو ایک کا ہوت
 دسے کران کا توڑنا یا پانچیل تک پہنچا
 حضور کو تو جہاد تحریک کے نتیجہ میں
 جمعیت کی مقبولیت کے لئے جہاد سے مرکز
 مشابہت لینے لڑان میں سب کو ایک کی توجی
 اور اس عظیم کام کے لئے جمعیت کی مجلس
 خواندگی نے اپنے قیمتی ضروریات تک پہنچ
 کرنے میں روئے نہیں گیا۔ منارہ الہیج کی
 تکمیل کا کام اور تیسرا اسلام کالج کے
 کاموں کے لئے نفاذ جمعیت کا انتظام حضور کی
 توجی کا سب سے بہتر وقت ہے۔ پھر پھر سمرق
 حالات میں حفاظت مرکز کے چہرہ کا تحریک
 کے باعث اصحاب جمعیت کا اپنے رہائی
 ملکوں اور پھر جائیدادوں کا سلسلہ
 کے لئے وقف کر دینا ایک اچھی قرآنی کام
 نظر سے ہے۔ اور یہ حفاظت امام اور ادارت
 ایسا ان کے لئے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح تقسیم
 ملک کے بعد جب جمعیت کا اکثریت اجہد
 گواہی مرکز قادیان حضور نے برصغیر ہوتی تو
 بے سروسامانی کی حالت میں ایک کتابیں برص
 کے اندر پاکستان میں ایک فعال مرکز روہ
 کا قیام عمل میں آنا اور لاکھوں روپے
 کے اخراجات سے وہاں مرکزی دفاتر۔
 مساجد اور صحائف کالج۔ سکول۔ ریسرچ
 اور دیگر اداروں کی چند عمارتوں کا تعمیر ہو
 جانا جمعیت احمدیہ کی زندگی اور غیر معمولی
 مالی قوت سے اس کا ایک زندہ بنوئے
 جو عجز سے کم نہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح
 اثنی عشری کے ساتھ اہل نوبت و تائید کا ایک
 نہ شک و الا نشان ہے۔

تحریک بدکار مالی جہاد
 سے تیل اگر ہندوستان کے مختلف
 حصوں سے سلاہ دنیا کے متعدد دیر و دی
 مالک ہیں جس احمدیت کا بنیاد پہنچا یا چکا
 تھا۔ لیکن یہ کام اپنے وقت کے تقاضے

حضور دیکھے۔ کیونکہ ہر وہی مالک میں بھی ہر وہی
 جمعیت کے نام والی، اس کے مقابل پریمت
 زیادہ نہیں۔ اس لئے اس کی جگہ پر آکر
 کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری
 تامل نے جماعت کے سامنے تحریک جدید
 کے ایسا مطالبہ پیش فرمائے ہیں جس سے
 ایک مطالبہ مالی قرآنی کا بھی تقاضا نہ کرنا
 ضروری ہر وہی مالک میں تخلیق کا سونہ
 دست دی جا سکتی۔ جنہو سے تحریک جدید
 کے نامی جہاد کو نظام و ہیبت کے ساتھ
 لیا گیا اور پیش رو کے بیان کرتے ہوئے
 فرمایا۔

”ہر وہ شخص جو تحریک جدید
 میں حصہ لیتا ہے وہ ہیبت کے
 نظام کو وسیع کر سکتے ہیں اور
 دینا ہے اور ہر وہ شخص جو نظام
 و ہیبت کو ہر دینا ہے وہ
 نظام کو کسی تعمیر میں مدد دینا
 ہے۔ جب وہ ہیبت کا نظام
 مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی
 ایک سے نہ ہوگی بلکہ اسلام
 کے منشاء کے باعث ہر وہ شخص
 کی ضرورت کو اس سے پورا
 کیا جائے گا اور وہ لوگ اور
 تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے
 گا“

اس لئے کہ اس میں کوئی ایک
 بدکار کا نام نہ ہو اس لئے کہ تاریخ میں ایک
 اہمیت اس لئے ہے جو کہ تقاضا ہے کہ اس
 تمام جماعت کے مخالفین نے اس ادارہ کی
 سرکردگی میں اور حکومت کے لئے انصار کی
 پشت چاہی ہے۔ ان میں انصار کا لٹریچر کے نام
 جو جمعیت احمدیہ کو نقصان پہنچانے کی پہلی
 کوشش تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل
 سے اور اپنے مددگاروں کے مطابق جماعت
 کی حفاظت کی اور جس کو ان کے ہار واروں
 ہونا کام نامہ اور ادعا دکھا تحریک جدید کے پہلے
 سال کا مالی مطالبہ صرف ساڑھے ستائیس
 ہزار روپے کا تھا۔ لیکن جماعت کی قرآنی کا
 اندازہ اس بات سے لگا یا جا سکتا ہے
 کہ اس سال ایک لاکھ تیس ہزار روپے کی
 آمد ہوئی۔ اور سے سال دوروں اور دوروں
 میں شہرہ رس سولہ لاکھ کا اضافہ ہوا۔ اور
 ہر وہ شخص جس نے ہر وہی مالک میں بھی ہر وہی
 جمعیت کے نام والی، اس کے مقابل پریمت
 زیادہ نہیں۔ اس لئے اس کی جگہ پر آکر
 کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری
 تامل نے جماعت کے سامنے تحریک جدید
 کے ایسا مطالبہ مالی قرآنی کا بھی تقاضا نہ کرنا
 ضروری ہر وہی مالک میں تخلیق کا سونہ
 دست دی جا سکتی۔ جنہو سے تحریک جدید
 کے نامی جہاد کو نظام و ہیبت کے ساتھ
 لیا گیا اور پیش رو کے بیان کرتے ہوئے
 فرمایا۔

اس لئے کہ اس میں کوئی ایک
 بدکار کا نام نہ ہو اس لئے کہ تاریخ میں ایک
 اہمیت اس لئے ہے جو کہ تقاضا ہے کہ اس
 تمام جماعت کے مخالفین نے اس ادارہ کی
 سرکردگی میں اور حکومت کے لئے انصار کی
 پشت چاہی ہے۔ ان میں انصار کا لٹریچر کے نام
 جو جمعیت احمدیہ کو نقصان پہنچانے کی پہلی
 کوشش تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل
 سے اور اپنے مددگاروں کے مطابق جماعت
 کی حفاظت کی اور جس کو ان کے ہار واروں
 ہونا کام نامہ اور ادعا دکھا تحریک جدید کے پہلے
 سال کا مالی مطالبہ صرف ساڑھے ستائیس
 ہزار روپے کا تھا۔ لیکن جماعت کی قرآنی کا
 اندازہ اس بات سے لگا یا جا سکتا ہے
 کہ اس سال ایک لاکھ تیس ہزار روپے کی
 آمد ہوئی۔ اور سے سال دوروں اور دوروں
 میں شہرہ رس سولہ لاکھ کا اضافہ ہوا۔ اور
 ہر وہ شخص جس نے ہر وہی مالک میں بھی ہر وہی
 جمعیت کے نام والی، اس کے مقابل پریمت
 زیادہ نہیں۔ اس لئے اس کی جگہ پر آکر
 کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری
 تامل نے جماعت کے سامنے تحریک جدید
 کے ایسا مطالبہ مالی قرآنی کا بھی تقاضا نہ کرنا
 ضروری ہر وہی مالک میں تخلیق کا سونہ
 دست دی جا سکتی۔ جنہو سے تحریک جدید
 کے نامی جہاد کو نظام و ہیبت کے ساتھ
 لیا گیا اور پیش رو کے بیان کرتے ہوئے
 فرمایا۔

جماعت احمدیہ کی اس عظیم الشان مالی
 تحریک اور قرآنی سے اب تک ایک دہائی
 سے زائد دیر وہی مالک میں جس میں حد کے قریب
 مساجد کی تعمیر کروائی جا چکی ہے۔ نیز دنیا
 کی مختلف زبانوں کے قرآن مجید کے
 تراجم کا کام کیا جا رہا ہے۔ سارا دعوت
 سے سیاسی دنیا میں اپنی پیغام تبلیغ کے اور
 ان پر خدا تعالیٰ کی رحمت پوری ہو رہی اس
 مالی تحریک کی اہمیت حضور کے حضور
 ارشاد سے واضح ہو جاتی ہے، حضور فرماتے
 ہیں۔

خدا تعالیٰ نے یہ سیکھ کر
 دل پر نازل کیا اور میں نے
 اُسے جماعت کے سامنے
 پیش کر دیا پس یہ تحریک
 میری نہیں رہا خدائی کی نازل
 کردہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ
 پر اس تحریک کی تکمیل کو
 چھوڑنا ہوں۔ کہ یہ کام اسی
 لکھے اور میں صرف اسی کا

ایک حقیر خادم ہوں بلکہ
 میرے ہیں لیکن حکم اس کا ہے
 گو اس تحریک میں شامل ہونا
 اعلیٰ فرمایا ہوگا لیکن جو شخص
 شامل ہونے کی اہمیت رکھنے
 کے باوجود اس خیال کے
 ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ غلیفہ
 نے شہادت کو اختیار کیا اور غلیفہ
 ہے۔ وہ مرے

سے پہلے اس دنیا میں پائے
 کے بعد اگلے جہان میں چھوٹا
 گا میں کھتا ہوں کہ ہر وہ شخص
 جو اپنے اندر ایمان کا ایک
 ذرہ بھی رکھتا ہے میری
 اس تحریک پر آئے گا
 اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ
 کے عطا کردہ کی آواز نہ کرے
 پہنچے گا اور اس کا ایمان
 کھو جائے گا

وقف جدید
 اندرون ملک میں تبلیغ کو
 مزید سرعت دینے اور
 جماعت کی شہرت کے کام کو بہتر بنانے
 کی غرض سے ۱۹۵۵ء میں حضرت خلیفۃ
 المسیح اثنی عشری نے وقف
 جدید کے نام سے ایک کی تحریک کا اجراء
 فرمایا ہے اس تحریک کو کامیابی کے ساتھ
 چلانے کے لئے ایک طرف تو اصحاب جمعیت
 کو زندگی وقف کرنے کا کام بھی ہے اور
 دوسری طرف کم از کم چھ روپے سالانہ منجملہ
 ادا کر کے ہر احمدی کے لئے اس میں شامل
 ہونے کی صورت رکھی۔ چنانچہ ایک خاص
 انتظام کے ماتحت ہندوستان کے

ایک حصہ میں بھی یہ کام جاری ہے جس
 کے نتیجے میں اب تک بفضل تقاضے کی حد
 نے افسانہ ادھر میں داخل ہو چکے ہیں
 اس سیم کوئی اہمیت دینی ملا تو اس میں جاری
 کیا گیا ہے اور وقف جدید کے مالی ذرائع
 کی وسعت کے ساتھ ساتھ اس کام میں بھی
 توجی کا یہ وگرام نظر ہے۔
 تقسیم ملک کے بعد سیدنا حضرت قادیان
 کی منظوری سے مرکز قادیان سے بھی حسب
 معاملات متعدد مالی تحریکات جاری کی جاتی
 رہی ہیں۔ اور نئے اسپتال کے نظار سے
 خوشی سے کہ عمری حور پر جماعتوں نے اپنی
 تحریکات کو کامیاب بنانے میں اعلان اور
 قرآنی کا لکھہ فونڈیشن کیلئے ان میں سے بعض
 اہم تحریکات کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔
 تحریک چندہ تعمیر جوار اور کالج کے فائدہ
 بہشتی مقبرہ اسے ہر وہی
 کے ابتدائی اہام میں دریشوں کے نیکو کار
 اپنی دعا و دعا عمل کے ذریعہ سے ہشتی مقبرہ
 کے مشرفی و جنوبی جانب کئی دوا اور تعمیر
 تاکہ اس مقدس مقام کو بے حد سے محفوظ
 باسے۔ لیکن بعد ازاں جس کے سال ورسات
 کے موسم میں ان تمام دوا اور دل کی مرمت اور
 حفاظت کا سلسلہ سامنے آیا بلکہ ہر وہی
 گئی کہ ہشتی مقبرہ اور بڑا باغ سرود کے اور گرد

پختہ جبار دیواری تھیکروائی مائے جہانچہ
 اس فرزند کے لئے مشعلہ میں جلد خاص
 برائے لہجہ جبار دیواری ہستی مغزہ کی تحریک
 کا تھی۔ اور چون جوں جبار سے پاس رقم
 جمع ہوئی تھی۔ اس کے مطابق برسال قیمتہ
 دیوار کی تحریک کا کم کر دیا جانا پڑا۔ اور
 رہنما۔ جماعت کی محبت اور نفاذ سے
 گذر شہت سال بہ کام لیا۔ غلہ نعلے مکمل
 سو گیا۔ جن مصلحتیں نے اس تحریک
 میں کم از کم چند سو پینے یا اس سے زائد
 رقم کا عطیہ عطا فرمایا۔ ان کے نام۔ بازار
 مبارک حضرت شیخ مراد علی اسحاق کے
 باہر دیوار پر بسنگ مریم کی پیشوں پر بیٹو
 دھلا مستغنی بارگاہ گنگو اکندہ کر دئے
 جاپئے ہیں۔ دماغ کے اللہ تعالیٰ اس
 بابرکت شہسبک میں حصہ لینے والے
 دوستوں کو اپنے نفلوں سے نوازے۔
 آمین۔

یہ امر خاص ضروریہ قابل ذکر ہے کہ
 باوجود چند صحت کے احمدی دوستوں
 میں۔ یہ ہیں صاحب ثروت اصحاب
 کے اس مختصر ایک میں سب کے زیادہ چنیدہ
 دینے کی توفیق تادان کہ ایک عزیز
 درویش میان فدائش صاحب سہم آت
 طعن دانا کو نصیب ہوئی۔ تفسیر ملک سے
 تہل بیبر رنگ درویش سٹیشن پولی کھاکم
 کرتے تھے۔ اور انہوں نے پیسہ پیسہ میں
 انداز کر کے حج کے ارادہ سے یہ رقم جمع کی
 ہوئی تھی۔ لیکن ناموافق حالات اور صحت کی
 خرابی کا بنا پر وہ اس فریضہ کو ادا کر کے
 اور انہوں نے یہ رقم اس تحریک میں ادا
 کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جزاؤ اللہ
 احسن الجزاؤ

تحریک چار دیواری پرگی اخراجات
 ملتا ہے۔ ہر ہزار روپے چھوٹے ہیں۔ انھی
 ایک طرف دیوار کا ٹیپ کا کام باقی
 ہے جو سہ ماہیہ کے فرام ہوئے پر بلکہ
 سالانہ کے بند انٹ ڈائنٹ لائے مکمل
 کیا جائے گا۔ جماعت کلکتہ کے ایک عزیز
 دوست محترم شیخ محمد مدین صاحب باقی
 نے گذشتہ سال ہستی مغزہ کے ٹیکٹ کے
 مقررانات عطا فرمائے تھے۔ اور اس سال
 انہوں نے اس میں بھی ان کے انتظام کا کثیر
 خرچہ عطا فرمایا ہے۔ جزاؤ اللہ احسن
 الجزاؤ

تقسیم ملک کے
 بعد فرزند اور ریزرو
 فرزند کی تحریک
 احمدی تادان پر
 انہیں سے سہولتیں اور ادارہ حالت کے نام
 اخراجات کے علاوہ معاملات کے تقاضا
 کے سلسلہ میں جلد درویشان تنظیم تادان کے
 نوازہ کو کم واری بھی ملی آ رہی ہے اور
 چونکہ درویشان کے اپنی و عیال کے تادان
 ہیں۔ انے۔ محمد درویشوں کی شادمانی

میں تادان کی احمدی آبادی میں اضافہ کے
 سلسلہ میں اخراجات میں بھی اضافہ فرمنا
 ناگزیر تھا جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ
 کے لازمی چندہ جانت کا عام آرگنٹیشن
 نہیں ہو سکتی تھی۔ اسلئے سیدنا حضرت
 امیر المؤمنین علیہ السلام اثنی ایہ اللہ
 تعالیٰ بنوہ السنہ سیریز اور صاحبزادہ
 حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے راجد
 کے مطابق سلسلہ میں چندہ درویش نذر
 کا احباب راہی کیا۔ تاکہ درویشان کے غیر
 معمولی اخراجات کو اٹھانے پر لا کیا جاسکے
 اس تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الٹا فی ایہ
 اللہ تعالیٰ بنوہ السنہ سیریز اور صاحبزادہ
 حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے وہ دم
 امثالہ دات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔
 حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اثنی
 ایہ اللہ تعالیٰ بنوہ السنہ سیریز فرمائے
 ہیں۔

”میر دینی جماعتیں اپنے
 بھائیوں کا خیال رکھیں۔
 خصوصاً تادان میں جو آج
 الصغر رہتے ہیں ان کے متعلق
 ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ
 جس قدر نفع اپنے لئے جمع
 کرے اس کا چالیسواں حصہ
 ان کے لئے نکال کر بھیجے۔
 مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی
 بتایا ہے۔ وہ غلہ صدقہ
 سمجھ کر نہ دیں۔ بلکہ ایک
 اسلامی بھائی چارہ کیلئے
 قربانی سمجھ کر دیں۔ وہ یہ
 خیال کریں کہ جیسے انسان
 اپنی بیوی کو کھانا پے اپنے
 بچوں کو کھلانا ہے اور ان
 کو کھلانا انسان کا فرض ہوتا
 ہے۔ اسی طرح جماعت کے
 غرباء کی امداد کا اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے ان پر فرض طامہ
 کیا گیا ہے۔ اور اس فرض
 کی ادائیگی کے لئے غلہ
 دے رہے ہیں۔“
 حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
 فرماتے ہیں :-

”درویش تادان کو آباد رکھنا
 ساری جماعت کا فرض ہے۔
 لیکن تقدیر الہی کے ماتحت
 ایک حصہ کو تادان سے
 نکلتا پڑا۔ اور دوسرا حصہ
 تادان میں آباد ہونے کی
 توفیق نہ پاسکا۔ اور صرف
 تلبیل حصہ کو یہ سعادت
 نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ
 حالات میں تادان میں ٹھہر
 کر خدمت دین بجالاویں۔
 پس دوسرے کا فرض ہے
 کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت
 اور آرام کا خیال رکھیں۔
 اور انہیں کم از کم ایسی مالی
 بلیٹ بیوں سے بچائیں۔
 جو توجہ کے انتشار کا موجب
 ہوں۔ مستحقان پر پردہ پوشی
 کا یا احسان سے کہ بھاری
 قربانی کر کے تادان میں
 ہماری نفاذنگ کر رہے ہیں
 پس امداد و سرگزدادہ و خبرات
 کے رنگ میں نہیں بلکہ ایک
 محبت کا تحفہ ہے۔ جو فکرا نہ
 اور قدر دانی کے رنگ میں ہم پر
 ہندوستانی دوست درویشوں
 کی خدمت میں پیش کرتے ہیں؟
 تحریک درویش نذر کے ابتدائی چار
 پانچ سال تو وہ ستر نے اس میں بڑھے
 برزخ سے حصہ لیا۔ اور اس میں سالانہ آمد
 کم و بیش دس ہزار روپے ہوتی رہی لیکن
 چونکہ متعدد وعدہ نفلدگان کا احباب کے مدد سے
 مستقل ذمیت کے نہیں تھے۔ اور انہوں
 نے اس تحریک کو سبھی کی اور تھی سمجھ کر اس
 میں حصہ لیا تھا۔ اس لئے گذشتہ تین
 چار سالوں سے انہیں مل مستحق آدمی
 کا قیام واقع ہوئی تھی۔ لیکن بوجہ روز افزوں
 سبکی کی آمد بولی میں اطمینان کے مستقل
 ضرورت پڑنے آئے کہ معاملہ پر بہت زیادہ نذر
 کی تھیں۔ اس لئے ایسے اخراجات کو بردار کرنے
 کے لئے جمہور احمدی مستقل اضافہ کا سامنا
 حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی

طاعت میں زمین شہرہ دار دماغی پیش کیا
 گیا۔ اور آپ نے گذشتہ سال درویش نذر کے
 نام سے دو لاکھ روپے سبکی کی جہہ کی
 تحریک کو سنبھال لیا۔ تاکہ نذر سے ایسی
 باقیہ ادائیگی جاتے ہیں سے نذر اہم
 تادان کو مستقل طور پر سالانہ آمد ہوتی رہے
 اس تحریک کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق
 حضرت صاحبزادہ صاحب نے جو بیانات
 بھارت کے ذمہ اشراف صاحب کے نام ارسال
 فرمایا۔ اس کا کچھ حصہ ذیل میں درج کیا
 جاتا ہے۔

”تادان کے اکثر درویش غریب
 دیوانی لحاظ سے ہی درویش نہیں
 بلکہ تھوڑی کھانسی سے بھی بھول
 ہیں۔ مجھے معلوم
 ہوا ہے کہ آپ صاحبان ان
 کی وقتی امداد کرنے رہتے ہیں
 جس کے لئے ہیں آپ کا شکر
 گزار رہوں اور آپ کے لئے
 دعا کرتا ہوں۔ مگر اب حالات
 ایسی نازک صورت اختیار
 کر گئے ہیں کہ گاہے گاہے کی
 وقتی امداد درویشوں کی کافی
 حالت کو بہتر نہ کر سکتے
 مکتبی نہیں ہو سکتی۔ اور ان
 بھائیوں کی تنگدستی روز بروز
 بڑھ رہی ہے۔ اسلئے میں چاہتا
 ہوں کہ ان کے لئے کوئی مستقل
 انتظام کی صورت پیدا ہو
 جائے۔ اور ہم جہاں تک ممکن
 ہو اس مقدس فرض سے
 سبکدوش ہو جائیں اس کے
 لئے بہتر خیال ہیں آتی ہے
 کہ آپ چند فی ثروت
 اصحاب مل کر تادان کے
 درویشوں کیلئے لاکھ روپہ
 لاکھ روپہ کا ایک ریزرو
 فنڈ قائم کر دیں جس سے
 تادان کی انجمن تادان میں
 کوئی ایسا باقیہ اور غیر متعلقہ باقیہ

میں خدا اسے جنب پر کسی کو پڑھا
 نور منہ اور لبہ نہیں جھکتا نہ جھرتت
 اور صفائی سے مائل ہو سکتا ہے
 بجز اس شخص کے جو اس کا روبرو
 منہ نہ رکھ لے اور اسے بائیں ایک
 شام شہراہر ہے کہ جس کو نور
 نازل ہے جو جسے مٹا کر
 نکال دیکھا ہے اور جس کو نور امور
 جنبہ جو نور پر لایا گیا ہے وہ ہیں
 تیسرے رسول چھری کی کسی شخص
 کو نہ ہو سکتا بجز ریسے ہیئت
 عظام میں لگا لگا کر کوئی نہ سکتو
 نور اور شرف اس کی کہ وہ ہے
 میں خود کچھ سے پہلے
 اعلیٰ اور ابرار اور خطاب
 اس رحمت میں سے گزر گئے ہیں
 ان کو یہ حدیث کہیں اس لئے کہ انہیں
 دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا
 نام ہے جسے لئے میں ہی
 خدا میں کا لگا ہوں اور
 دوسرے تمام لوگ اس نام
 کے مستحق نہیں کیونکہ نور
 وحی اور کثرت اور طیبہ اس
 میں مشرف ہے اور وہ مشرفان
 میں باقی نہیں جاتی اگر
 دوسرے صحابہ جو جو سے پہلے
 گزر چکے ہیں وہ بھی میں نور
 منانہ و مخلص اور اور طیبہ
 سے حصہ دیا گیا تیرہ تیرہ
 ہی کہلانے کے مستحق نہ ہوتے
 حقیقتہً الوحی ص ۲۹۰

کہ ماکان صحیح آبا اجداد
 رحما لکم لیکن رسول اللہ رضا علم
 انہیں اس آیت سے ہی ایک نبی کی
 مشرت کا ذکر آیا ہے جو کہ مشرت طابیکو
 رسولان سے ممتاز رہا ہے
 وہ خدا کی ہرے یہ کام کہا کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 پروردگار نے وال ہیں جو جو
 پہنچا کہ ایک ہدیہ سے وہ اس
 ہے اور ایک ہیکو سے جو کہ
 انہ میں سے آئے آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم صاحب خاص غایا
 میں آپ کو امانہ کمال کے لئے
 مردی جو کسی اور نبی کو ہو سکتا
 وی اس وجہ سے آپ کا نام
 عامر النبیوں کی اس آیت کی
 پہلی کمال نبوت توحی
 ہے اور آپ کی توجہ روحانی
 نبی قریش ہے اور یہ توحی
 توحی کسی اور نبی کو نہیں ہو
 حقیقتہً الوحی ص ۲۹۰

اس آیت کے سلسلہ کے جو خیر فرما
 ہیں اور اس کی وجہ یہی کہ یہ حقیقت
 آپ اس سے قبل نہ مکمل ہی ہو سکا
 میں آپ نے یہ لکھا ہے
 اس آیت میں ایک پیشگوئی
 مٹھی ہے اور وہ یہ کہ ایک نبوت
 پر تیا من تک جہرا گئی ہے
 اور جہر مذری وجود کے ہو
 خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 وجود ہے کسی پر یہ طاقت
 نہیں جو کھلے کھلے طور پر
 بیٹھنے والے کی توجہ ہے اور جو
 بڑھوئی ہو توجہ ہو مٹھا وہ میں
 اسے بڑی رنگ بابت جھے عطا
 گئی ہے اور اس نبوت کے
 مقابل پر اب تمام دنیا
 دست دیا ہے کہ جو نبوت
 پر ہے ایک بڑھوئی جیسا
 کمالات محمد کے سے آری
 دنیا کے لئے مللا تھا سو وہ
 ظاہر ہو گیا اس کے اور کوئی
 کے اور توئی کھڑی نبوت کے
 جہر سے باقی لینے کے لئے
 باقی نہیں

دراپٹھلی کا انار ص ۱۹۱
 آئے نالے نبی کے سلسلہ میں
 خدا نالے سے علم کا اس آیت سے
 بیان فرمائی ہے اس جو وہ
 ذکر نہیں لیا ہے نہ یہ فرمایا ہے کہ اس
 نبی سے مراد کچھ وہ محدث ہے اور وہ
 ہوں کہ یہ فرمایا ہے کہ اس میں ایک
 نبی کی توحی توحی میں کا تھا
 نما خدا نے اسے جہر ظاہر فرمایا ہے
 اور وہ نبی میں ہوں حالانکہ اس سے قبل
 اس آیت کے ماتحت آپ پہ لکھے
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 آپ کے بعد کوئی نبی نہیں فرمایا
 جبہ اللہ نالے سے نیا علم دیا تو فرمایا
 آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نبی
 والا ہے

۱۸) یعنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں ضابطہ
 یہ آیت حضور کو الہام بھی ہوئی ہے
 حضور سے اس کا جو جو حسب ذیل دیا ہے
 جس پر اپنے بندوں میں سے
 چاہتا ہے اپنے روح ذلتا
 ہے لیکن مشعب نبوت اس
 کو جھٹتا ہے
 حقیقتہً الوحی ص ۲۹۰
 یہاں بیٹھی فرمایا کہ اسے مشعب
 جھٹتا ہے لیکن اس کی جہا سے مشعب
 نبوت کے الفاظ کے ہیں جہا سے
 نبوت عطا فرمایا ہے
 ۱۹) لطف من الادلین من کان

اور وہاں کے لئے گروہ
 دوسری ایک بیوں کی توجہ جہا کی
 ہرگز توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 دور کی کہیں کی توجہ ہرگز توجہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 عیب کہ آیت و آخرین مشعب
 سے سمجھا جاتا ہے صحابہ کے
 رنگ میں ہیں یعنی وہ چاہتیں
 اسلام میں حقیقی طور پر
 علیہ وسلم ہیں ان میں سے
 جو لوگ خدا کے لئے کا ایسا نام
 داسے اور خدا کے خالص جہر سے
 اس کی طرف کھینچے ہوئے ہیں
 نبیوں کے رنگ میں ہیں اور
 جو لوگ ان میں سے ہا رہیں
 اسے اعمال کے حدیث اور
 اخلاص دکھانے والے اور
 ذاتی محبت سے ایسی فرس کے
 اللہ کے کی عبادت کرنے والے
 ہیں وہ صدیقوں کے رنگ
 میں ہیں اور جو لوگ ان میں
 سے آخری نبوت کی امید ہو کہ
 کھانے والے اور جہا کے ان
 کا جھیل بندہ کر کے جان
 جھیل پر لکھنے والے ہیں وہ
 شہیدوں کے رنگ میں ہیں اور
 ہر لوگ ان میں سے ہر ایک
 خدا سے ہا رہنے والے
 ہیں وہ صحابہ کے رنگ میں
 ہیں اور جو سچے مسلمان کا نظریہ
 بالذات ہے کہ ان مقامات
 کو طلب کرے اور جس کے حاصل
 ذہن تب تک طلب اور
 تلاش میں مشرت نہ ہو

۱۰) دس یعنی اللہ والرسول والپیغمبر
 مع الذین اللہ علیہم من الذین
 والصلوات والثناء والصلوات
 وحسن الخصال لیسفانسان
 اس سے جو اس لئے حضور صلی
 فرمایا ہے وہ اوپر ہے نہ کوئی
 میں اس وقت کے منعم علیہ گروہ کا جہر
 کے لوگ بنا گیا ہے یعنی جہا
 اور جہا
 ۱۱) و آخرین منعم لیسفانسان
 و سورۃ جمہ اس کے منعم کے سلسلہ
 فرماتا ہے
 "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اصحاب میں سے ایک اور ذرت
 ہے جو جہا غایب ہیں جہا
 ظاہر ہے کہ اصحاب ہی ہوتے
 ہیں جوئی کے وقت میں ہیں اور
 ایمان کی حالت میں اس کی محبت

سے مشرت ہوں اور اس سے
 اور مشرت ہوں اس سے
 ثابت ہوتا ہے کہ اسے والی قوم
 میں ایک ہی ہو گا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر وہ
 سنے اس کے اصحاب آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہوں
 گئے " حقیقتہً الوحی ص ۲۹۰
 ۱۲) قل یا ایہا الناس انذروا
 اللہ ایسکھبیا اس کے سلسلہ
 ذرت کہ سب سے پہلے مشرت
 علیہ وسلم کو رہتا ہے پہلی آیت
 جہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 خدیج سے جو کہ جو جو
 صلی اللہ علیہ وسلم کے منعم کام
 تھے لیکن مشرت اللہ کے محافظ
 سے انقدر صلو آپ کے لئے
 غیر منعم تھا کہ آپ اس آیت
 کو کہتے اور نیز اب خدا و شکر
 کے جھیلے جا ایک ذرت
 اس لئے خدا نالے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت
 منعم کی ایک ایسے اسٹی کے
 حاکم سے ہوا کہ اسے جو اپنی
 اور در حاکم کے گروہ
 گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے وجود کا ایک جہا تھا یا
 کہوں کہ وہ تھا اور اسان
 لہو پر آپ کے نام کا مشرب
 تھا کہ گروہ صلی

۱۳) و اما رسول اقتت
 فرماتا ہے
 "حیلات میں ایک آیت ہے
 جس سے معلوم ہوتا ہے کہ
 قرب قیامت کی ایک جہا
 خلافت میں سے کسی شخص پر
 ہو جس سے رسول کی حدیث
 ہو جائے یعنی سلسلہ
 عمور کا آخری خلیفہ جس کا
 نام ایسے عود اور ہدیہ
 ہے ظاہر ہوا ہے اور وہ آیت
 میں ہے و اما رسول اقتت
 یعنی وہ آخری زمانہ جس سے
 رسولوں کے حد کی تعیین ہو

یعنی وہ آخری زمانہ جس سے رسولوں کے حد کی تعیین ہو

ہا سے گی ابھی آخری فیصلہ کے
 لاپرواہی سے لکھا تقدیر کا نوازہ
 جو سیرت میں کی تھی اور کس نسبت مخفی
 تھا ظاہر ہو گیا ہے۔
 "یہ آیت اس بات کی طرف
 اشارہ ہے کہ رسولوں کی آخری
 میزان ظاہر کرنے والا صبح بخیر
 ہے اور یہ صاف بات ہے
 کہ جب ایک سلسلہ کا آخری
 امام ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ
 اس سلسلہ کی پیمائش ہوجاتی
 ہے اور جنت کی کئی خاصیت
 کس لفظ پر فہم نہ ہو ایسے خدا کی
 پیمائش ہوجاتا ہے لیکن یہ کیونکر
 اس کی دوسری صفت غیر معلوم اور
 غیر مبین ہے پس اس آیت کو یہ
 کہ یہ معنی ہی کہ صبح بخیر ہو گئے
 لاپرواہی سے دونوں طرف سلسلہ
 خلافت محمدیہ کے صحابہ اور
 متخلف ہوجائیں گے۔
 رحمہ اللہ اور وہ ص ۱۲۹

۱۱) دفعہ فی المصود
 فرمایا۔

"اس جنگِ صدر کے غلط سے
 مراد صبح بخیر ہو گئے کیونکہ خدا
 کے نبی اس کے صدر پر تھے ہی
 رحمتہ و رحمتہ ص ۱۲۹
 ۱۲) فرماتے ہیں کہ
 "اسی طرح انا علینا ہے اکثر
 میں ایک بروزی دہر کا وعدہ
 دیا گیا ہے جس کے خدا میں
 سزا ظہور میں آئے گا۔ یعنی دینی
 برکات سمجھنے سے بچھکنے اور
 بجزرت دنیا میں بے اہلی ہولام
 ہوجائیں گے۔
 دیکھیں متعلق کا ازاد رسولام

۱۳) واحدا خدا لہذا میں ان پہنیں
 لکھا آیتیں کتب کتاب و حکمت تم
 جہا حکم رسول معصیت تمام حکم
 لتزمنون بہ ولذہبنا نہ لایملکنا
 اس آیت کے متعلق شیخ صاحب الرحمن نے
 لکھا ہے کہ
 "تمام نبیوں کی قوموں کو منہ پر کیا
 جیسا ہے کہ ایک اور صفت ایک
 ہی رسول آئے والا ہے جو
 پہلے تمام نبیوں کا معصیت ہوگا
 چنانچہ حضرت تبارک و تعالیٰ ہی ایک
 ایسے رسول آئے جنہوں نے
 وہی امت پر تمام انبیاء سابقین
 چھاپا لہذا اسے کو ضروری قرار
 دیا۔
 شیخ صاحب کو دیکھیں کہ
 "یہ الفاظ اس آیت کی صفت
 تشریح اشارہ کر رہے ہیں کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 سچے ہیں ایسے باوجود معصیت
 جو تھے وہیں گئے خدا سے تائید
 "یہ صفت ہوں گے انہما صلح لایز
 اور تبارک و تعالیٰ
 خدا کا یہ ہے کہ اہل بیت میں صبح
 بخیر ہو گئے کیونکہ یہ صفت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نبوت کا ذکر ہے لیکن
 حضرت صبح بخیر ہو گئے علیہ وسلم نے تشریح فرمایا
 ہے کہ
 "یہ بات کوئی غیر معمولی امر نہیں
 ہے کہ ایک آیت کا مصداق
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پھر صبح بخیر
 ہو گیا اس آیت کا مصداق ہو گیا
 زمانہ شریف بن ہزدا لہو
 سے اس کا حوالہ کسی طرف نہ دیا
 ہو گیا ہے کہ ایک آیت میں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم مراد اور مصداق
 ہوئے ہیں اور اس آیت کے مصداق
 صبح بخیر ہو گئے ہوتے ہیں۔
 رحمہ اللہ اور وہ ص ۱۲۹

اب اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلمت
 زہرت کا ذکر ہے جس سے صحیح مصداق
 مراد کرنا چاہیے۔ لہذا اسی آیت میں قرآنی
 حوالہ کے مطابق صبح بخیر ہو گئے کی نبوت و
 رسالت کا بھی ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ
 لہجہ ہے جس میں لہجہ نبوت ہی میں آیت میں ہے
 اور دوسری لہجہ جس میں آیت میں ہے
 اگر دوسری لہجہ میں آپ نے مراد
 دہ دی اور یہ نہیں تو وہ لہجہ نہیں رہیں
 کیا ہے جس کی مراد ہے کہ دہ سے لہجہ
 وہ سے زیادہ قرار ہوتی ہے۔
 ۱۴) انا رسولنا الیک رسولنا شاہد
 شہدیک کما ارسلنا اخی نوح عیون رسولنا
 (زمزم)

نبوت افسیخ تخریب کرتے ہیں۔
 "اس امت میں ہی پورا مقابلہ
 دکھانے کے لئے آخری غیبت
 خدا و محمد پر جسے معنی کے نام پر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اول سلسلہ
 ہی مراد ہے کہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 انصاریہ کو معصیت ہوئے اور جس
 طرح یہ امتی سلسلہ نبوت
 سے شروع ہوا اس طرح ضروری
 تھا کہ نبوت ہی میں اس طرح کے خلاف تشریح
 تائید و توثیق ہو سکتی ہے۔
 مولانا اور سلسلہ محمدیہ ایک اور
 سے مطلق ہوجائے ہو ایسا
 ہی نہیں ہو سکتا۔
 اس سلسلہ کا تقابلی پورا کرنے
 کے لئے ضروری تھا کہ دوسری
 صبح کے معنی میں صبح
 شان نبوت کے ساتھ آئے سے
 اس نبوت عامیہ کی کس قدر

عہ ہو
 زوال صبح صبح مشہور
 پس اگر صبح بخیر ہو گئے میں ہر روز اس سلسلہ
 کی کس قدر تازہ ہوتی ہے۔ لہذا حضرت کے
 مذکورہ اس کا ہی دراصل نبوت فروری ہی ہے
 - (رد المحتار) خلافت ہند حضرت
 (مترجم)
 آخری کے معنی فروری نہیں کہ نبوت ہی
 کے ہوں بلکہ اس کے سوا بھی معنی ہو سکتے ہیں
 جیسا کہ الفاظ جاہ و عدل (الاحقرۃ دینی المثل)
 میں ہے۔ حضرت اقدس نے مسند بابا سے
 کہ جس طرح اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 وہی نبوت کا ذکر ہے اسی طرح اس مذکورہ
 معنی میں صبح بخیر ہو گئے کی نبوت کا ذکر ہے
 آخر کے معنی ہیں۔ پیچھے اس سوال اور جوابات
 رسالت کے مطابق وہ وہی رسالت ہی
 ہے۔ پھر سلسلہ کے لئے جو کچھ میں چھپ چکے
 ہیں۔ رسالہ شہداء الانہار ص ۱۲۹
 ۱۵) انقلب اللہ لا علیہ انوار صلی
 حضرت صبح بخیر ہو گئے علیہ وسلم زمانے
 ہیں۔

"یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے اور یہ صبح
 کما کہ نے ان کو نہیں ہی پیدا
 کیا ہمیشہ اس صفت کو ظاہر کرتا رہا
 ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی
 مذکورہ ہے اور انہما صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتا ہے کہ اللہ لا علیہ انوار
 و صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے کہ
 جبکہ رسولوں اور نبیوں کا پیشوا
 ہوتا ہے کہ خدا کی رحمت زہرت پروری
 ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر
 سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ ہی نے انہما
 کے لئے اللہ کی پیمائش اور کرمیت
 اور جس رسالت تازی کو وہ دنیا میں
 پیدا کرنا چاہتے ہیں وہی محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم ہے۔ انہما کے لئے دنیا میں
 اس کی پوری پیمائش ان کے ہاتھ سے
 نہیں کرنا سکتا۔ ایسے وقت میں ان کو
 وفات دیکھ کر جو ظاہر ہو گیا کہ ان کی نبوت
 اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ حالانکہ ان کی
 پہلی آمد تھی۔ وطن اور تشریح
 کا شروع دیا ہے اور جس وہ نہیں
 طرح ہی رسول کی پیمائش و صلح
 باقیہ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔
 ... غرض کہ قدرت کی قدرت
 ظاہر کرتا ہے اول تو دوسرے کے کلمہ
 سے اپنی قدرت کا باقیہ دکھاتا ہے
 دوسرے ایسے وقت میں نبوت
 کی وفات کے بعد صفت کلمات کارناما
 پیدا ہو جاتا ہے۔ ... جب خدا
 تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی نبوت کو تشریح
 ظاہر کرتا ہے اور انہما صلی اللہ علیہ وسلم
 سنہاں لیتا ہے۔ ... سو
 لے غریب دیکھ کر یہ ہے صفت اللہ تعالیٰ

کہ خدا تعالیٰ وہ نہ تشریح کھاتا تاخیر
 کی دہر میں نبیوں کو ہاں کہنے کے لئے
 سو اب رہیں نہیں کھاتا تعالیٰ ہی
 تشریح سنت کو کر رہے ہو۔
 میں خدا کی ایک صفت قدرت ہوں
 اور میرے لئے موعظ اور ہونے
 جو دوسری قدرت کا مظاہر ہوں گے؟
 راجعیت ص ۱۲۹
 اس تشریح سے قرآن کریم کی آیت سے نکلتا
 کہ نبوت جو قدرت و عظمت کے تشریح ہی
 ہے۔ ذکر فرمایا کہ نبوت و عظمت کا کما
 کا کر رہا ہے
 راجعیت ص ۱۲۹
 المصاحف لیسنت صلی اللہ علیہ وسلم
 کما استخلف اللہ من نبیہم نوراً
 حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ
 "قرآن شریف کی یہ آیت بھی کھاتا
 استخلف اللہ من نبیہم نوراً
 یہی چاہتی ہے کہ اس آیت کے معنی
 پر وہی صریحاً بیان فرمایا ہے
 جو یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے جو وہی صریحاً بیان فرمایا ہے
 ہے۔ اور انہما صلی اللہ علیہ وسلم
 میں صاف بت ہوا کہ اس آیت میں
 شریف میں بھی جو کچھ قرآن سے
 من نورۃ الایمان صلی اللہ علیہ وسلم
 بیام القیامۃ ارعدا بواہ فی اللہ
 میں کوئی ایسی ہی نبوت ہی
 سے پہلے جاسکے۔ یا اس تشریح
 خدا سائل ہوگا اور دوسری طرف
 یہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ میں حق
 نبوت اور رسول اس آیت سے
 آخری زمانہ میں ایک رسول کامیوت
 ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی ہے
 ہے۔ راجعیت ص ۱۲۹

۱۶) یا ایہذا انما ابائکم رسولی صلی اللہ علیہ وسلم
 یبعثون علیکم ایاتی عن انقیاد و صلح ظلا
 خوف حلیم ولا ہم یخونون (انوار ص ۱۲۹)
 اس آیت سے نبوت کے متعلق مسئلہ حلیم
 کا اہل سنت اور اہل بدعت میں اختلاف
 مولانا محمد صاحب کے سامنے شائع ہوتا ہے
 اور اس سے رسولوں کی آمد کا نتیجہ نکال گیا ہے
 اگر وہی رسولی صلی اللہ علیہ وسلم
 میں تکرار کے معنی ہے اس آیت سے کہ انہما
 نہیں کیا۔ اور انہما صلی اللہ علیہ وسلم
 کے معنیوں کو دیکھ کر اس کی کوشش کی ہے کہ انہما
 معنی خود مولانا صاحب کے الفاظ سے واضح ہے
 وہ لکھتے ہیں کہ اس کا ترجمہ ہے
 "اسے ہی آدم اگر کسی نبی سے
 یا نہیں ہی سے صلی اللہ علیہ وسلم
 آیت پر تشریح ہوں تو جو کوئی تشریح
 کرے اور اصلاح کرے وہی برکاتی
 خوف نہیں اور نہ وہی چھپتی ہے
 راجعیت ص ۱۲۹

آسمانی بادشاہت

انگریزوں کی سربراہی میں مسلمانوں کو باہر سے لے کر

دو دو کا فخر ہو رہا ہے کہ مجھے اپنے ایک نیا ہیبت دوست کے ہمراہ دہلی میں عیب یوں کے ایک لڑکے کے ساتھ یہ جاسے گا اتفاق ہوا۔ چوں کہ میں ہندو اشک ریزی اور اردو میں ملی صرف میں یہ عبارت تھی یعنی "تو یہ کہ لڑکے آسمان کی بادشاہت قریب آگئی"

جب وہاں سے پادری صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ تو میں نے ان سے دستخط کیا کہ آسمان کی بادشاہت سے کیا مراد ہے جس پر انہوں نے یہ کہہ کر خداوند نہیں ہے کہ آسمان سے آندہ ہر خدا کی بادشاہت ہے۔ آسمانی بادشاہت قائم ہوگی۔

میں نے عرض کیا کہ یہ سچ کا نام کائنات کو دیکھا۔ عیسائی بائبلوں اور مسیت والوں نے مندرجہ ذیل میں ان کے آندہ لفظوں میں اور وہ سب کی سب غلط ثابت ہوئی۔ اور آپ تو ایسا پسند کر سکتے ہیں کہ عیسائی دنیا یہ سمجھتے ہیں جو عیسویوں کے کہہ کر انہوں نے سچ کہا ہے۔ اور پھر اسے عیب کی بات تو ہے کہ آپ کی آمد کی بولچال بادشاہت نمایاں نہیں ہے۔ پادری صاحب کی سب پوری ہو چکی ہیں جس نے چند اہم نشانیوں کا ذکر کیا اور وہ باہت کیا گیا ہے۔ پادری صاحب نے کہا کہ یہ پوری ہو چکی ہیں۔ اس لیے تو ہم کہتے ہیں کہ اب خداوند عیسوی سچ کی آمد کر رہا ہے۔

میں نے کہا پادری صاحب معصوم لوگوں کو دھوکا دینے کی کوشش نہ کیجئے کہ بائبل کے سامنے ہر مذہب کا دعویٰ بیٹے پیش ہوتا ہے۔ ہر مذہب کی مدد کے گواہان کی لہرتیں پیش کر دی جاتی ہیں۔ کہا کوئی بھی ذی ہوش نہیں ہے ایسے گواہان کی گواہی دینے کے لیے تیار ہوگا جس کے سامنے اس نے اپنی اور اس کا دعویٰ ہو جو وہ نہیں ہے۔ آپ کے نزدیک یہ غلامت پوری ہو چکی ہیں تو خدا مارا دعویٰ سچ کو پیش کیجئے۔ کہ وہ کہاں سے اور وہ اسے کلام کے ساتھ مذاق نہ کیجئے۔

اسی پر انہوں نے میری خاموشی دہی اور میں نے خود ہی اس خاموشی کو لڑنے سے ہرگز نہیں ہراسے نہ کہ ایک خدا کا یہ کام ہے جو حق ہے۔ یہ تو کہاں سے ہے۔ (امران گواہوں کے وقتوں میں بھی موجود تھا اگر مجھے اجازت ہو تو میں اس کا اثر پڑجا

دونوں معاشرے میں سے کسی ایک سے دلچسپی سے کہا ضرور رہتا ہے۔ میں نے کہا آسمانی بادشاہت کا لہذا لاکھوں کی پیشگوئی کے مطابق عہد کے رسول میں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے اور اس آسمانی بادشاہت کا تخمینہ صرف سب علیہ السلام کی آمد سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور حضرت مسیح کی آمد سے نہیں۔ قسداہان میں ہمیں وقت پر پہنچ جائے اور اسی کے دعوے کی تصدیق کے لیے یہ مسند گواہان سادے سامنے موجود ہیں۔ جو میں نے قادیان کا نام لیا پادری صاحب کے چہرے کا رنگ تیزی سے ہوا اور نرا نے مجھے آسپا قادیان ہی میں نے کہا میں سچا سچ ہوں جو آج سے دو ہزار سال قبل آئے تھے اور مسیح کو بھی چھاننا ہوں اور ان کے مثل سچ محض ہی سچ

الہام رکھتا ہوں اور میں نے کہا کہ آپ کو کئی سچ آسمان سے نازل نہیں ہوگا جس سے آنا تھا وہ وقت پر آئے گا اور اس کی گواہی زمین و آسمان موجود اور چاند نے بھی دے دی۔

پادری صاحب سے لڑنے میں بیاتیں مختصر رنگ میں تھیں۔ مندرجہ بالا مختصر باتوں کی قدر سے تعبیر یہ ہے کہ بائبل کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہی اس آئیل ایک عہد سے اس زمین پر ایک ایسی بادشاہت کے عیسایوں کی بشارت دیتے چلے آئے ہیں۔ جس کے تیار ہونے کا جلال ظاہر ہوگا۔ جس کی اور اس کی دور دورہ ہوگا۔ مشہوریت کو رنگ دی جائے گی اور عزت پہنچ جائے گی کسی نبی نے اس کا نام خدا اور ان کے ازل اور وہی بادشاہت دکھا اور کسی نے اس کا نام آسمانی بادشاہت رکھا۔

حضرت دانیال علیہ السلام نے بھی فرادا دیکھا اس بادشاہت کے قیام کی خوشخبری دی۔ حضرت یسعیاہ علیہ السلام نے بھی ایک عظیم الشان رسول کی آمد کی بشارت دی۔ اس کے باوجود ایک ازل اور وہی بادشاہت کے قیام کا ذکر فرمایا ہے پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت یسعیاہ علیہ السلام کی پیشگوئی کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا۔ "تو یہ کہ لڑکے آسمان کی بادشاہت قائم ہوگی۔"

"دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ آکر میرے آگے بری راہ کو درست کرے گا۔ وہ خداوندوں کی تماش میں تم میں ہوں اور میرا رسول میں سے تم میں ہووے۔ یہی تم میں ہوں گا۔" دیکھو وہ یسعیاہ نے کہا "پھر حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک آسمانی بادشاہت کے قائم ہونے کی کلمے اور واضح الفاظ میں اطلاع دی اور اپنے مدعوں میں بار بار بتا کر "میں آسمان سے بھیجا گیا ہوں کہ خدا کا بادشاہت میں تم کو بھیجوں گا۔" (مزمور 110)

اور اپنے شاگردوں کو باہر بھیجئے وقت ان الفاظ میں بدانت کی۔ "میں تم لوگوں کے کسی نہیں خواہ تم ہو یا تمہارے پسرے۔ تم لوگوں کی گواہی دہی ہو چکی ہے کہ اس بادشاہت میں آئے ہو۔" (مزمور 110)

اور پھر اس کے بعد اس کے آسمان سے آئے۔ "میں آسمان پر ہے تیرا کام پاک بنا جا کے تیری بادشاہت آئے۔ تیری مرضی میں آسمان پر پوری ہو گی ہے زمین پر بھی ہوگی۔" (مزمور 110)

فریسیوں کا ایسا ہے کرام نے کسی دیکھی رنگ میں آسمانی بادشاہت کے قائم ہونے کی پیشگوئی کی اور بتا کر ایک عظیم الشان نبی کے ذریعہ جو آئی ہے کہ وہ ایک عہد کا رسول ہوگا۔ آسمانی بادشاہت میں دنیا میں ہی فرخ انسان کے درمیان قائم ہوگی۔ چنانچہ نبی اسرائیل کو بھی یہ بشارت سے اس بادشاہت کا انتظار رہا۔ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا۔ "تو یہودی علماء اور ان کے پاس آئے۔ اور ان سے وہی بات کیا کہ تم کوں ہو۔ کہا تو ایسا ہے۔ انہوں نے کہا میں جو یادہ تھا ہے انہوں نے جواب دیا میں۔

وہ بھی سے یہودیوں کا کیا مراد تھی۔ یسعیاہ نے بھی بتا کر رسول جس کی آمد انیسویں کرام علیہ السلام پیشگوئی کرتے چلے آئے تھے۔ اور جس کے ذریعہ ارشاد ملے گا کہ عہد پر اور ان الفاظ اور اس نے نبیوں سے کہا تھا۔ انہوں نے کہا عیسای دنیا نے ملا کہ نبی سے ان الفاظ پر ایک عہد عجز نہیں کیا جس

میں انہوں نے وصاحت کی ہے۔ کہ جب وہ رسول کے ذریعہ خداوند کی بادشاہت قائم ہوگی اور جو کتب میں پیشگوئی کر لیا ہے کہ اسے یہ دعویٰ پیش کیا کہ وہ آسمانی بادشاہت جس کی بشارت انیسویں ہی اس آئیل نے اور خود حضرت مسیح علیہ السلام نے دی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات سے تعلق رکھتی تھی۔ اور یہ کہ حضرت مسیح نے اس بادشاہت کی واضح بیل اپنے ہاتھ سے رکھی اور وہی جب وہ بارہ آئیل تھے تو اس کی تکمیل پورے جہاں کے ساتھ کریں گے۔

چنانچہ عیسائی لوگ جہاں یہ دعا باقاعدہ مانگتے ہیں کہ

"تیری بادشاہت جیسے کہ آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو"

یہاں مدعوں انہیں اس بات کا انتظار رہا کہ حضرت مسیح کب آسمان سے دعویٰ آئے ہیں۔ اور کب ان کے ہاتھ سے آسمانی بادشاہت پوری شدت کے ساتھ اپنی تکمیل کو پہنچے ہے۔ چنانچہ مسیحی علماء اور تہذیب، قانون نے انہیں اسے ہی اسرائیل کی پیشگوئیوں کو سامنے رکھتے ہوئے مشاہدہ کیا۔ انہوں نے مسیح علیہ السلام کے آسمان سے زمین کا سفر کیا کہ مسیح علیہ السلام نے آئے۔ ہاتھ پر کتب آسمان سے شہر و دیوبند ہفت دان سر رہے۔ ان کے ذریعہ ان کے سامنے سمیت قانون کے حساب کو غلط قرار دیتے ہوئے ازل مشہور کتاب

The appointed time میں مسیح علیہ السلام کی آمد کا وقت مشہور ہوا۔ عقیدہ کیا اور یہاں تک لکھا کہ مجھے اپنے اس حساب پر تائید یقین ہے کہ میں اس کا اس طرح انتظار کر رہا ہوں جس طرح کہ میں دوسرے وقت اس بات کا اعتقاد کرتا ہوں کہ کوئی بارہ چھٹے گی۔ اس لیے کہ میں نے اسے گذشتہ کل دوسرے وقت بارہ بجے دیکھا۔ اور آندہ میں لکھا کہ ایسا کہ بیت گورنوں کے مطابق راجہ شہلا تو میں مسیح کا تائید یقین ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا کر مسیح کی آمد سے متعلق بائبل میں پیشگوئی اور نشانیوں پوری ہو رہی ہیں۔ اس لیے اب تاریخ مقررہ پر مسیح کا آنا یقین ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود ہی ان کائنات کا بھی ذکر کیا ہے۔ مسیح کی آمد پر لکھا ہے جو تو ہے اور وہی صاحب کے اقتدار کے سلطان ظاہر ہونے سے شروع ہو گئے ہیں۔ جسے سورج اور چاند کا نشان چاند ستاروں کا گزرا۔ ان دونوں کا چھٹا دن لڑوں اور طوفان کا آنا اور طوفان کو کھڑا کرنا اور صبر سے پر چڑھائی کرنا۔ یہ سب نشان وہ ہیں جن سے متعلق مسیح ذمیل کہتے ہیں وہ

یہاں سے یہودیوں کا کیا مراد تھی۔ یسعیاہ نے بھی بتا کر رسول جس کی آمد انیسویں کرام علیہ السلام پیشگوئی کرتے چلے آئے تھے۔ اور جس کے ذریعہ ارشاد ملے گا کہ عہد پر اور ان الفاظ اور اس نے نبیوں سے کہا تھا۔ انہوں نے کہا عیسای دنیا نے ملا کہ نبی سے ان الفاظ پر ایک عہد عجز نہیں کیا جس

کہ یہ سچ کہ آمدنی کے نشانات تھے۔
 مشورہ ملے جس ان اعلان سے عیسائی
 دنیا میں ایک شہر پیدا ہوا۔ اور ان کی
 آنکھیں آسمان کی طرف اٹھیں اور انتظار
 کرتے تھے کہ اب وہ آیا جس کے ہاتھ
 سے اربوں سال کے آسمان کی بارش بہت
 نکلیں گے۔

۱۹۱۵ء گذر گیا مگر غمناک نظر ہو رہا
 آیا اس وقت میں سال گذرے۔ ۱۹۱۵ء
 اور اس کا عہدیدار پرچہ ہی گذرے
 ہوئے ۲۵ سال ہوئے۔ مگر آسمان
 بارش بہت کی بجائے کسے والا نہ آیا۔
 حالانکہ عیسائی آمدنی کے نشانات پیچھے
 ہر دیکھنے والے پر ہونے لگے۔ سورج
 بھی تار بیک بیک ہوا۔ چاند کا رنگ بھی
 سونے آلود ہوا۔ طاعون بھی پڑی۔
 شہر سے شہر پر غمناک بھی پڑا۔ لڑنے
 بھی آئے۔ دنیا کی حکومتوں نے ایک
 دوسرے پر دبا دبا ہوا بھی کینے۔ یہ
 سب کچھ دیکھ کر عیسائیوں کے نزدیک
 آنے والا نہ آیا۔

تب عیسائی دنیا سخت مایوس
 ہوئی اور عیسائیوں نے یہ کہنا شروع
 کیا کہ عیسائیت کی آمدنی کوئی جہانی
 رنگ سے نہ تھی۔ کہ وہ آسمان سے
 اترنا دکھائی دیتا ہے۔ ان کے آسمان
 رو عیسائی تھی اور ان کی یہ آمد اس
 رنگ میں ظاہر ہوئی۔ کہ عیسائیوں کو
 ایک زبردست اور حکومت اور بارش بہت
 ملی۔ اور اس حکومت کے ساتھ جو
 غلبہ آج انہیں پانی پر ہوا۔ پر بارش
 پر حاصل ہے۔ یہی وہ اترتی آمدنی اور
 آسمانی بارش بہت ہے۔

حالانکہ انہیں آسمان سے کرامت نے کسی
 ایسی بارش بہت کے نام سے ہونے کی
 پیشین گوئی نہ کی تھی۔ اگر آسمانی
 بارش بہت سے مراد وہی غلبہ تھا تو
 پیشین گوئی تو آج اس دوس کو بھی حاصل
 ہو رہی ہے جو سب سے سے لگا کاپی
 منگوانے۔

حکومت مسیح علیہ السلام نے آسمانی
 بارش بہت کی عطا کر کے ہوئے
 بنی نوح ان کے ساتھ ایک مہار
 بھی رکھ دیا تھا تاکہ لوگ سمجھ سکیں کہ
 یہ نام ہونے والی آسمانی بارش بہت
 کی کیا صورت ہوگی۔ اور اس آسمانی
 بارش بہت میں داخل ہونے والے
 لوگ کیسے ہوں گے اور نہ داخل
 ہونے والے کیسے۔

آپ فرماتے ہیں:-
 "میں تم سے پہلے پہنچا ہوا
 ہوں۔ دولت منداک
 آسمان کی بارش بہت
 میں داخل ہونا مشکل ہے

اور پھر تم سے پہلے
 پہنچا ہوا کہ دولت منداک
 سرٹی کے نام سے میں
 سے نکلا جاتا اس سے
 آسمان سے کہ دولت
 مند خدا کی بارش بہت
 میں داخل ہو؟
 رقی باب ۱۹

ہیں ہر امر باطل غلط ہے۔ کہ
 نیک نیریل کو جو ظاہری بارش بہت
 طاقت اور دولت ملی یہ آسمانی بارش
 جو مشاہدے سے شک ہی نہیں
 لئے رہی خواہی نعمت جانی گی۔ مگر
 حضرت مسیح علیہ السلام کے مہار
 کا وہ سے ہر دو سٹاپا ملے نہیں
 آسمان کی بارش بہت کی خبر ہی اسرائیلی
 کے اہل بیت کے کام سے دکھائی۔ یہ وہ
 ظاہری حکومت اور بارش بہت
 ہے۔

دراصل یہ آسمانی بارش بہت
 حضرت مسیح علیہ السلام کے لہو ہی
 مہار سے رسول سیدنا حضرت محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلہر
 کام ہوئی۔ کیونکہ اس رسول کے متعلق
 یہ بھی پیشین گوئی تھی کہ ساری قومیں
 اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی راہ کی
 ایوری اور آسمانی بارش بہت میں
 داخل ہوں گی۔ حضرت مسیح علیہ
 السلام صرف بنی اسرائیل کی کوئی
 ہوتی مہاروں کے لئے آئے تھے
 مگر مہار کے اس رسول سیدنا حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر
 اوسہ اور ہر کو آسمانی بارش بہت میں
 داخل ہونے کے لئے مدعو فرمایا
 آپ نے یہ آسمانی بارش بہت
 کسی صورت میں قائم کی اور اس کا کھیل
 نیک مسیح سیدنا حضرت مسیح برود اللہ
 السلام اور آپ کی جانت پیشین گوئیوں
 کے ساتھ لپکس رنگ میں کر رہی ہے۔
 ان کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ درج
 کیا جائے گی۔

وہما توفیقی اللہ العلی
 العظیم

ایمان اور عمل

رہنما صحفہ

کہتے ہیں بلکہ لکھو کہ ہرگز نہیں
 پڑھتے اور خدا کو اللہ کے مت
 نہیں کرتے جس میں تم سے پیش
 چاہتا کہ وہ نہیں سے انکار کرو۔
 اور عمل سے لکھو نہ دکھاؤ۔ یہ بھی حالت
 خدا تعالیٰ سے اس کو نہیں کہ ان دنیا
 کا اس حالت سے تم تعالیٰ کیا کہ وہ
 انعام نے مجھے اصلاح کے لئے
 کھرا کیا ہے۔ میں اگر کوئی جس کا
 تعلق نہ کرے اپنی حالت کی اصلاح
 نہیں کرتا اور عمل کو توڑ کر نہیں
 دیکھتا تو وہی انکار ہے کالی کہتا
 ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری
 عدم فرودت پیدار دیتا ہے پھر
 تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے
 ہو کہ میرا آنا ہے تو میرے لئے جو
 ساتھ لکھتے کہنے کے کہتے ہیں؟
 میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو
 میری اعراض اور مفاہد کو پر کرو
 اور وہ وہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور
 اپنا مفاہد اور وفا جاری دکھلاؤ

اور میری شریف کا تعلیم یہ
 اس طرح ملے کہ وہ جس طرح رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے
 دکھا یا اور صحابہ نے کیا۔ ان
 شریف کے صحیح منشا اور اسلام
 کر اور اس پر عمل کرو۔ خدا
 تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بہت
 کافی نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ اس سے
 انفراد کر لیا اور عمل کیا کوئی
 روشنی اور سرگرمی نہ پائی
 جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جانت
 جو خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہتا
 ہے جس کی تیار حضرت آدم
 کے وقت سے شروع ہوئی تھی
 ہی، نہا ہی نہیں آیا جس نے اس
 دعوت کی فرزند ہی نہیں اس
 کی تیار کر۔ اور اس کی تیار ہی
 ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کرے
 دکھلاؤ کہ ان میں کا گدہ تھی تو
 راہم را رکعت مستقیم

بہی دعا ہے کہ انہی اور ان کو اپنے
 یقین اور عزم میں ایسے توفیق عطا فرمائے
 کہ ہم کی بارش بہت اور انشاء اللہ صدر کے ساتھ
 نیک اسلام کے لئے قرب خیرال پیش
 کرنے میں مددست عمل کی ایک ایسی مثال
 قائم کر دکھا دے والے ثابت ہوں۔ کہ جو اپنے
 دل نسلانہ کے لئے مشغول رہا کہ کام
 دے۔ اور جس کو ان کو بھی خود صلاح
 سے نکال کر کے کار جب حاجت ہو۔
 آئیں۔

اہل بیت کا اعراض

المقتدا صحفہ

اس طرح کہ ہمدرد لکھتے ہیں کہ
 "میں اہل بیت سے پیشتر خدا تعالیٰ
 عام طور پر ساری نسل انسانی کو
 مخاطب کر کے ہی نہیں دیا۔ یعنی
 آدم قبل انزلنا علیکم لباساً۔
 یا اہل آدم لا یفقیتم تکلم اللہ علیہن
 یا اہل آدم یفقیتم انزلنا علیکم
 بیان یا اہل آدم اما یا ایہم
 رسول جن کا مطلب یہ ہے کہ
 لباس اللہ سے ہی آدم کے لئے
 ہے۔ یہ بیان اللہ کے منتہی سے سب

..... یعنی آدم کو
 شہر کیا ہے۔ سب ہی آدم کو
 خدا کی عبادت کرنے کو کہا ہے
 اور ہاں اللہ سب ہی آدم کو
 سنت لیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ
 کوئی اپنا رسول بھیجے تو اس کو
 قبول کرنا چاہئے۔ یہ سب کچھ بیان
 کو قبول کرنے سے انسان کی
 اصلاح ہوتی ہے اور ان کا
 کرنا موجب نجات ہے۔
 "مصلحتاً اور اس قدر
 ہے کہ ہی آدم کے پاس خدا کا
 رسول آئے تو اس کو قبول کرنے
 میں ان کی ہمتی ہے۔"

ایمان القرآن جلد دوم زبائت
 خدا تعالیٰ نے تمام نسل انسانی کی تیری
 سے تعلق رکھنے والا اپنا جو کچھ تانوں قرآن
 کریم میں بطور یاد دہانی کیا ہے۔ تب کے لئے
 مکتوب کو کہنا تھا۔ مگر جناب مولوی صاحب
 موصوف سے سے تیار کرنے کے بعد حکم بن کر
 اس پر اپنی طرف سے غلط نسخہ لکھنے سے یہ ہے
 ان کا کہ ان اور یہ ہے۔ ان کا ایمان۔ اور یہ ہے
 ان کی اہل بیت کی حقیقت۔ اور یہ ہے ان
 کی خدمت قرآن کی عظمت۔ اور یہ ہے
 ان کے چہرہ بیکر کی وقت۔ ہر اہل بیت
 کی یہ ہی حیات ہے کہ وہ اس کو
 آیات کے استنباط اور استدلال کے
 ہوتے ہوئے بھی غلط بنا کر کرنے سے
 نہیں جو کہتے اور پڑھتے ہیں۔ لہذا یہ
 کا ہنگامہ کرنا ہے۔ اور جو کہتے ہیں
 مخلص کے مخلص ہی رہتے ہیں۔ یہی حقیقت
 ہے کہ ان کا یہ کارنا رسوا شریف
 اور ہمت ہے۔

اس قدر آیات اور حقائق سے
 اہل بیت کا اعراض اور انکار اور
 انفسان کی انتہائی درجہ کثرت
 تلی کا ثبوت ہے۔
 ہمدرد لکھتے ہیں

مقصد زندگی
 احکام ربانی
 ہمدرد کا رسالہ کارڈ آنے پر
 مفت
 عبداللہ الدوبین۔ اردین بلڈنگ
 سکندر آباد لاہور

Weekly BADR QADIAN

26 DECEMBER 1963 NO. 49, 50

اسلام و احمدیت کے متعلق قابل مطالعہ لٹریچر

اگر آپ اسلام اور احمدیت کے متعلق گہری معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اظہارِ عقول و تبلیغِ صدیقین احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع کردہ کتب و رسائل کا حساب لیں۔ ان کے مطالعہ سے آپ کو حقیقی مذہب اور اس کی خصوصیت اور اہمیت کے بارے میں نہایت سلی بخش طور پر بخیریت و دلالت سے آگاہی ہوگی۔ ان عالم کے قیام کی بہترین تجاویز اور انقلاب کیلئے جن سبب و ذرائع کو عمل میں لانے کی ضرورت ہے۔ یہ سب کچھ ذیل کے لٹریچر میں مل سکتا ہے:

بجلا لٹرن کا اثر قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت تعداد ازدواج۔ اسلامی حکمت اور مستند آیات قرآنیہ کی لطیف تفسیر کا نئے پیسے

- ۱۔ لائق آف محمد (انگریزی) دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی مہینہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس حصہ کی ایک اشاعت جو مسیت النبی سے متعلق قیمت - 5/-
- ۲۔ حضرت محمد کا پونہ بیچون (ہندی) قیمت - 4/-

۳۔ گمشدہ نوح و رادم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اپنی جماعت کو احمدیت اور اپنے عقائد کا بیان۔ بچپن اور قرآن کریم کی تعلیم کا نئے پیسے

۴۔ اسلامی اصول کی فلاسفی (اردو) تصنیف حضرت بانی سلسلہ عالمی احمدیہ جس میں انسان کی جسمانی اخلاقی اور روحانی معتدل سادگان۔ اہم بیسٹ

لائسنس بریڈی کی تکمیل کیلئے سنہری موقع

یہ عہدہ دہریہ زائر اور آپسے پیوستہ فیصد پیش اور ریوے کے لایہ معاف

۵۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام (انگریزی) حضرت امام جہاں نواز صاحب عالم کالفرنس لندن کے ۱۹۲۲ء میں پڑھائیا جس میں احمدیت اور اس کے قدانی احکام بیان رنگ بھی بیان کر کے ان کی ذمہ

حاکم نے صدر انجمن قادیان سے تمام سٹاک کتب محمد پوٹو خرید لیا ہے جو پوٹو جماعت احمدیہ پرانا اور سب بڑا آئینہ خلا ہے۔ اور اس میں ایسی کتب کی کثرت ہے جو اب عام طور پر نایاب ہو چکی ہیں۔ اور پوزن کے دو بارہ شائع ہونے کی نظر نہایت کم امید ہے۔ مگر افاریت کے لحاظ سے کوئی احمدیہ لائسنس بریڈی ان کتب کے پوزیشن نہیں لے سکتی بلکہ اعلان کیا جاتا ہے کہ لائسنس بریڈی ان کتب کو خریدنے والی جماعتیں اور احباب ہماری خدمات حاصل کریں۔ نیز سٹاک بچھڑنے کی فہرست مفت طلب کریں۔ نوٹ: ایک سو روپے سے زیادہ مالیت کے نقد آرڈر پر پچاس فیصد پیش اور ریوے کے لایہ معاف

۶۔ ایک مسلم اتحاد کا گلدستہ وہ سوزنا آواز کتاب جس سے ملک کے بھڑے کی سبک دہریہ کی سند تو اس کے حوالوں سے معلوم اور توہم اور تعلقات اور اس کا ارتعہ ہندو مسلم اور سکھ ملار اور اخبار ریلو کے ہیں قیمت - 2/-

۷۔ چوٹوں کی پھل (پنجابی) سندرجہ بالا کتب کا پنجابی ایڈیشن ان کے علاوہ سراج الدین بیانی کے چار سو اوروں کے جواب

- ۱۔ لایہ معاف
- ۲۔ پچیس روپے سے ایک روپے تک نقد آرڈر پر پچاس فیصد پیش اور ریوے کے لایہ معاف
- ۳۔ دو روپے سے پچیس روپے تک نقد آرڈر بارہ فیصد پیش اور ریوے کے لایہ معاف
- ۴۔ روپہ یا بارہ سے سنگوئی ہوئی کتب پر کوئی رعایت نہ ہوگی۔
- ۵۔ خلا و کتابت کرنے وقت اپنا ایڈریس معاف اور نوٹس خط تحریر فرمائیے

۸۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی فضیلت تعداد ازدواج۔ اسلامی حکمت اور مستند آیات قرآنیہ کی لطیف تفسیر کا نئے پیسے

عبدالعلیم پور پرائیمر احمدیہ بک ڈپو قادیان مشرقی پنجاب

۹۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی فضیلت تعداد ازدواج۔ اسلامی حکمت اور مستند آیات قرآنیہ کی لطیف تفسیر کا نئے پیسے

سلسلہ احمدیہ کے مجدد و متکرم عالم صاحب رؤفیا و کشف اور مستجاب الدعوات بزرگ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب رحیمی اللہ عنہما کی روحی اعلیٰ اربوہ میں انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

ان دنوں ۲۴ دسمبر جمعہ بھاریت درجہ عالم اولیٰ درجہ اولیٰ کے ساتھ یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت سید مودود علیہ السلام کے ممتاز صحابی مسند عالیہ احمدیہ کے مجدد و متکرم عالم صاحب رؤفیا و کشف اور مستجاب الدعوات بزرگ حضرت مولانا غلام رسول صاحب رحیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غنڈہ روہ میں روز ۵ ارا ۱۶ دسمبر ۱۹۳۲ء کو انتقال فرمایا اور یہاں تک کہ شبِ شنبہ ۱۷ دسمبر کے وقت سات بجے کے قریب وہ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ ان کا انتقال دانا علیہ الرحمہ ورحمہم اور ۱۶ دسمبر کو ہوئے پانچ بجے تمام مسیحا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام کے زیر ہدایت مولانا عبداللہ ابن صاحب شمس نے مرقہ ہستی کے اعلا میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جن میں ہزاروں اصحاب نے شرکت کی۔ اور مقبرہ ہستی پر یہ کے قطفہ مبارک میں آپ کی نعش مبارک کو سپرد خاک کیا گیا۔ تاہم ان میں آپ کی نماز جنازہ و نماز مودود اور مہر لہذا زید سید مسیحا انصاری اور ان کے مزاروں کی تعداد میں شرکت والا راہب مسیحی روئے۔ ارا اردو اور عربی میں ہنا بیت اہم علمی موزعات پر یہ شرارتیں سفارین و قسم فرمائے۔ جو سلسلہ کے حرا و رسائی اور اظہار تیر شانے ہوئے۔ آپ کی عربی وانی و صرف جماعت میں بیچ جمعیت سے باہر بھی عیر از جماعت اہل علم حضرات کے نزدیک ستم تھی۔ آپ کے عربی قصائد منقذ و غیر منقذ ہونے آپ کی عربی وانی اور علم لہذا کتب سے لہذا مزا لیا تھا۔ آپ کے آثار و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام سے مشورہ انگریزوں سے جن کے فیض محبت سے آپ نے بہت کچھ پایا۔ ارا آپ کے علم و عرفان کو جہلا نصیب ہوئی۔ ۸ نومبر ۱۹۳۲ء کو منجانبہ جو میں آپ کے علم و فضل اور تبحر علمی کا ذکر کرتے ہوئے آپ کو حسب ذیل سند قبولیت عطا فرمائی۔

۱۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولوی غلام رسول صاحب رحیمی کا انتقال ہونے سے جو کچھ کھلا وہ بھی زیادہ تر اسکی زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ بیگانگی کی نفسی حالت ایسی نہیں تھی جو کچھ میں جیسے ایک دم کسی کچھ بستی سے لہذا تک پہنچا دیا جائے۔ اسکی طرح خدائے تعالیٰ نے ان کو قبولیت عطا فرمائی ارا ان کے علم میں ایسی وسعت پیدا کر دی کہ مولوی مزاج لوگوں کے لئے ان کی تقریر بہت ہی صحیح دلوں پر اثر کرنے والی اور شہادت و رساوس کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ گذشتہ ازل میں ملک یا تو ایک دوست نے بتایا کہ مولوی غلام رسول صاحب رحیمی کی بیانی آئے اور انہوں نے ایک جلسہ میں تقریر کی جو رات کے گیارہ بجے سے گیارہ بجے ختم ہوئی تقریر کے بعد ایک بندووان کی منتیں کر کے انہوں نے اپنے گھر کو لہذا آئے اور کہنے لگا کہ آپ ہمارے گھر چلیں آپ کی وجہ سے ہمارے گھر میں برکت نازل ہوئی۔

اخلاصیہ نمبر ۵۸ روز نمبر ۱۹۳۲ء

آپ کی بزرگی نہ وقت ارا نہ نعت علیہ کے اعتراف کے طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ فروری ۱۹۳۲ء میں آپ کو مودود احمدیہ پاکستان کا مستقل مہر مقرر فرمایا۔ چنگا میں وقت سے آپ صدر انجمن احمدیہ کے نمبر پلے آئے۔ نئے نئے علماء ارا میں آپ وقت انگریزوں کے ہی نہیں تھے۔ آپ کی کتب انیسویں میں حیات قدسی رابع حیدرآباد اسپتالی ہاؤس کے لئے کشف الحقائق، کلمۃ المفضل عرفی خاص طور پر تالیف و ذکر میں۔ ارا اہل انحصار حیات قدسی رابع حیدرآباد کو بہت ہی روح پرور فرمایا اور انہوں کو روحانی تذکرات پر مشتمل نئے نئے شہرت حاصل سے علاوہ ارا میں آپ نے ہزاروں مسعفات پر مشتمل کتابیں حیات بھی لکھی یا یادگار چھوڑ دیں۔ جن کے لافن نئے حیات قدسی کی زندگی میں ایک وقت عربی، فارسی، اردو اور پنجاب کے نادر الکلام میں لکھے۔ آپ کی کتب انیسویں اور سترہویں صدی میں بہت مقبول ہیں۔ ارا فاسطی طور پر جو کچھ احمدیہ نے لکھا ہے وہ سب صحیح ہیں۔ ان میں سے ایک روز نمبر ۲۰ جن میں ہی ارا روز نمبر ۲۰ مودود علیہ السلام کے علم و فضل اور تبحر علمی کا ذکر ہے۔

وغیرہ کی تکلیف لاقوتی اور آپ لہذا کے روز سے ان کا عرفی ہونا ارا ان کے گاہے تکلیف عموماً آتی تھی۔ تمام سلسلہ کی طبیعت سنبھلی جاتی تھی۔ اہل انحصار کی طبیعت نسبتاً زیادہ بہتر رہی۔ حسب سہولت تشریف لائے۔ ان کے اصحاب سے ملاقات فرماتے رہے۔ نیز تاریخ و وقت میں تاریخ احمدیت جمعہ چارم جو اہل حال میں مشہور ہوئی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام کے حالات پر مشتمل ہے کا بہت شوق کے ساتھ مطالعہ بھی فرمایا۔ ایک ایک ۱۶ بجے شام کے بعد چینی میں درد عکس ہوا۔ ارا اس کے چند منٹ کے بعد آپ عالم فانی سے عالم جامدانی کی طرف چلتے فرما گئے۔

حضرت مولانا صاحب مرحوم ۱۸۵۷ء اور ۱۸۵۹ء کے ہیں جن کے والدوں کے موسم میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ مودود رحیمی کے منقذ کجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کی سیدہ ارا سے قبل خواب میں دیکھا تھا کہ گھر میں ایک بڑا بڑا روشن ہوتا ہے جس کی روشنی سے سارا گھر چمکنا لگتا ہے۔ آپ نے ۱۸۹۰ء میں ہدیہ خط بیعت کی اور اس کے دو سال بعد ۱۸۹۲ء میں فاضل حاضر ہو کر دست بیعت کا شرف بھی حاصل کیا۔ بیعت کے بعد علی انحصار میں آپ کے علم و عرفان اور تعلق بالذات میں اتنا تھا کہ انہوں نے اپنی تقریریں لکھی۔ ارا آپ کو روحانی تعلق سے اس قدر محبت و ارا غلطی یا ایک آسمان روحانیت کا درخشندہ حشاہ بن کر نصف صدی سے زائد تک بیعت ہونے کو راہ راست پر لانے کا وسیلہ بنے رہے۔ ارا انہوں نے آپ کو علم و عرفان کے ساتھ ساتھ الہام اور دیوار کشف کی نعمت سے اس قدر نوازا تھا اور اپنے تقویٰ و طہارت اور زہد و انفسار کی وجہ سے آپ کی دعائیں خواہ سب انہوں میں اس قدر مقبول تھیں۔ ارا وہ ہر وقت سلسلہ کی توفیق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔

آپ کو ایسے علم و ادب اور عطا فرمائی تھی کہ آپ الفصاحت و فصاحت سے اس قدر متفہم و زہد میں مشغول تھے۔ جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت سید مودود علیہ السلام کو اہل البہا میں دی تھی کہ ہنصر لہذا ریحال نوحی الیہ جسم من السماوات اس لحاظ سے آپ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھے اور آپ کا وجود حضرت سید مودود علیہ السلام والہ السلام کی لہذا تقدیر اور فیض رسالتی کے ثبوتوں میں سے ایک زندہ و درخشندہ ثبوت تھا۔

پہلے تو آپ سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کے بعد شروع ہی سے تبلیغ حق میں بے انتہا سرگرم و اشغول ہوتے تھے۔ اور آپ کی زندگی کی عمدت مبداء تبلیغ میں ہی بسر ہو رہی تھی۔ لیکن سلسلہ فابہ احمدیہ کے باقاعدہ تبلیغ کے طور پر آپ نے طہارت اور نئے کیے زمانہ میں کام شروع کیا۔ ارا پھر قریباً نصف صدی تک ایسے ایسے مفلح الائن تبلیغی کارنامے سر انجام دیئے کہ بہت دنوں تک یادگار رہیں گے اور آئے والی نسلیں آپ کی یاد پر محبت و عقیدت کے پھر لہذا اور کرتی رہیں گی۔ آپ نے اپنے تبلیغی تجارت اور زندگی میں پیش آنے والے غیر معمولی واقعات کو اپنی مکتوبہ ارا تصنیف "حیات قدسی" میں محفوظ فرمایا ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں آرا بیعتوں اور غیر از جماعت علماء سے مہربانیت و مہربانیاں مناظرے کئے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راہبگی مدظلہ العالی کی وفات

تعزیتی قسرا داد

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راہبگی رضی اللہ عنہ کی وفات پر صدور انجمن احمدی قادیان نے زیر منشا مرقعہ ۱۲/۱۱/۱۹۷۲ء میں ایک ذیلی تعزیتی ریزولوشن پاس کیا۔

”صدر انجمن احمدی قادیان جن کی غیر معمولی زہادہ اور کسے ذریعہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راہبگی کی وفات پر گہرے غم و ہم کاظمی کر چکے ہیں۔ انہوں نے اللہ العزیز راہبگی کی وفات پر گہرے غم و ہم کاظمی کر چکے ہیں۔ آپ کا ساری عمر نہایت اخلاقی کے ساتھ خدمت اسلام و احیاء کرتے ہوئے گزری۔ خلافتِ ثانیہ کے قیام پر خاص خدمات سر انجام دیں اور لاہور میں ہی جماعت کو محفوظ رکھنے کی آپ نے توفیق پائی۔ ہندوستان بھر میں غیر مسلموں وغیرہ سے کامیاب مناظرے کرنے اور پیغامِ احمدیت پہنچانے کے آپ کو موافق حاصل ہوئے۔ غرض، اردو۔ فارسی۔ پنجابی کے مفہوم کلام کے ذریعہ پیغامِ آپ نے نکلنے میں پہنچایا۔ باوجودیکہ آپ نے تدریسی علم ہیئت تک محدود رہا لیکن آپ کی تفسیر قرآن، علم حدیث، علم کلام اور دیگر مفہوم علوم میں یرطولی لاتی طور پر ودیعت ہوا تھا۔ آپ کی یادگاہ آپ کے علمی مضامین اور متعدد کتابچے ہیں جو نہایت اہسان اور زہد ہیں۔ آپ ستمناہی اور خدمت صاحب کشف والہام بزرگوں میں سے تھے۔ اور مرعہ علوم و خواص تھے۔ صدر انجمن احمدی پاکستان کے رکن بھی تھے۔ ایک ماہ قبل آپ کے زینتِ محرم مولوی برکات احمد صاحب راہبگی بی۔ ایسے مددیش نظر امور عامہ و خارجہ قادیان کی وفات سے تفریق آپ کے قائدانہ کردار کو یکجا جماعت احمدیہ کو شدید مدد پہنچانے تمام جماعت احمدیہ ہندوستان میں آپ کے خاندان کے ساتھ اس مدد میں شکر یک ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کے درجات اعلیٰ علیین میں ہند لائے۔ اور آپ کی ذمہ داری اور خاندان و آثار کو ہمیشگی عطا کرے اور جماعت احمدیہ آپ کے خاندان میں آپ کے امتثال پیدا ہوئے ہیں۔ آمین۔“

نقول بنیادینا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ عنہم صدر صاحب صدر انجمن احمدی پاکستان۔ محترم ناظر صاحب خدمت، درویشان حضرت مرحوم کا ذمہ داری اور فرزندان اور جماعت احمدیہ کے پس کی خدمت میں بھجوائی جائیں۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ سچر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

قادیان ۲۴ دسمبر ۱۹۷۲ء کے جلسہ سالانہ سچر و خوبی اختتام پذیر ہوا اور جماعت احمدیہ پاکستان نے جلسہ سچر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا جس میں اندرون ملک کے مختلف صوبہ جات سے سینکڑوں صاحب اپنے صحرا پر گئے۔ اسی طرح فریڈ و سوات اور پاکستان کے صدر کی مدد میں ہر جگہ ہر جگہ کی گزرتا تشریف لائے اور مولانا ۲۱ دسمبر کی شام کی گاڑی واپس تشریف لائے گئے۔ اس کے علاوہ بہت سے دستہ انفرادی سپورٹس پر پاکستان اور آریقیہ سے بھی تشریف لائے۔ نیولوں روزانہ اور رات کے احوال سے مناسبت کا خیال سے متعلق ہوتے۔ صاحب جماعت نے اجتماعی دعاؤں کے علاوہ انفرادی طور پر دعا لیں اور ڈراما میں مشغول رہ کر اپنے ظرف کے مطابق رہنمائی مستند کیا۔

تفصیلی رپورٹ اور نوٹس ہرگز آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔

۴ فرماتے۔ آمین

صدر احمدیہ مصداق الدین احمد غلام احمد صاحب

ذکر ڈبلیو ڈبلیو

اور محرم مولوی برکات احمد صاحب راہبگی درویش ناظر امور عامہ قادیان جو الی میں وفات پانگے۔ نیز وہ صاحب زادوں کا بھی انتقال ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو صاحب زادوں اور تین سسرانہ محرم اقبال احمد صاحب راہبگی محرم مشاہد احمد صاحب راہبگی محرم علی احمد صاحب راہبگی حیات ہیں۔

حضرت مولانا صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے سچر و خوبی صاحب علم، اصحاب رویا و کثرت اور ستمناہی اللہ تعالیٰ بزرگ کی وفات میں شبہ ایک ذری اور جماعتی لفظان ہیں۔ اور ایک بہت بڑے سائنس کی کیفیت رکھتے ہیں۔ ادارہ بد حضرت مولانا صاحب نے مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ آپ کے صاحبزادگان صاحبزادیوں اور صاحبزادوں کے ساتھ دل برداری اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست برد نائے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ نیز سائنس دان کو ہمیشگی کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا میں ان کا ہر طرح محفوظ و ناصر ہو اور حضرت مولانا صاحب کی وفات سے جو غلام پیدا ہوا ہے اسے اپنے فضل سے جہلہ بڑھائے۔ آمین اللہ اعلم۔

حضرت سیدہ ام و سیم احمد صاحبہ کی وفات پر تعزیتی نامے

حضرت سیدہ ام و سیم احمد صاحبہ کی وفات پر صدر ذیلی اصحاب اور جماعتوں کی وفات کے تعزیتی نامے جو تین اشاعت مرحوم ہوئے ہیں۔ جن کو تعزیتی ناموں سے کہاجائے تفریقاً درج کرنے سے معذوری ہے۔

- ۱۔ جماعت احمدیہ پشاور
- ۲۔ جمعیت التحلیفہ جامعہ احمدیہ رپورہ
- ۳۔ تعلیم الاسلام یونین کالج رپورہ
- ۴۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن
- ۵۔ جناب صدر صاحب جماعت احمدیہ کیرنگ
- ۶۔ محترم رحمت اللہ خان صاحب دہلی
- ۷۔ شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ
- ۸۔ مجتہد امیر احمدیہ رپورہ دکن
- ۹۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ ڈبلیو ڈبلیو

درویش فنڈ

کچھ عرصہ سے اس دین اور غیر معمولی طور پر یکم جو گئی ہے۔ حالانکہ وہ بیٹوں کے بعد اذیات کا بوجھ منہ اندر ہوا ہے۔ احمدیہ قادیان پر پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ اس لئے اصحاب جماعت سے توجہ کا حق ہے کہ جس طرح گزشتہ سالوں میں انہوں نے اس بوجھ کو برداشت کیا۔ جسے صبراً لیا۔ اور انفرادی و اجتماعی طور پر مرکز کی ذمہ داری کو پورا کرنے میں تعاون فرمایا تھا۔ آئندہ بھی اس مشکل ضرورت کو ذمہ داری نہیں لیں گے۔ اور درویش فنڈ ہی حصہ لے کر امداد مایہ جویوں گے۔

ناشر: بیت المال قادیان۔

درویشی کے دعائے

محکم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ اپنی ادائیگی خاندان کے جملہ افسردہ کی خدمت و سلامتی کے لئے اور مشکلات سے محفوظ رہنے کے لئے اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

حکامہ زینتی عبدالقادر اعظمی

درویش قادیان۔

۲۔ خاکسار کاظمی سید رشید احمد صاحب سید احمد کا امتحان عنایت شرمہ ہونے والا ہے۔ اصحاب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں مایہ ناز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عنہم فرمادے کہ اپنے فضل سے کامیاب